روزنامہ

FD-10 (ٹیلی فون نمبر 047-6213029)

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 6/اکتوبر 2010ء 26 شوال 1431 ہجری 6 اخاء 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 206

تمام بادشاہت

بس ایک وہی برکت والا ثابت ہوا جس کے قبضہ قدرت میں تمام بادشاہت ہے اور وہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

(الملک :2)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

مکتی دینے کے وقت ایک گنہ باقی رکھ لینا اور آخر اسی گناہ کو مکتی یافتوں کے ذمہ لگا کر مکتی خانہ سے باہر نکالنا اور پھر بعضوں کی رعایت کرنا اور بعض کو ردی سی ردی جون میں ڈالنا اور بے جا پکش پات اور طرفداری کو استعمال میں لانا۔کیا ایسا مکروہ فریب اور مکر اس بے عیب ذات کی طرف منسوب ہوسکتا ہے جو بے انتہا فیضوں کا سرچشمہ ہے۔جس حالت میں درحقیقت پرمیشر دائمی نجات دینے پر قادر ہی نہیں تو اس فضول عذر پیش کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی کہ محدود اعمال کی غیر محدود جزا نہیں ہوسکتی۔واقعی بات کو چھپانا اور محض اپنی پردہ پوشی کے طور پر اور اور عذرات پیش کرنا کیا وید میں یہی صفات پرمیشر کے لکھے ہیں۔واقعی بات تو یہ تھی کہ بقول آریہ وید کے اصول کی رو سے پرمیشر کسی روح کو دائمی نجات دے ہی نہیں سکتا کیونکہ جبکہ تمام ارواح غیر مخلوق ہیں اور بموجب اصول وید کے یہ بھی ضروری کہ سلسلہ دنیا کا ہمیشہ جاری رہے تو اس صورت میں اگر پرمیشر روحوں کو دائمی نجات دیتا تو اس کا یہ لازمی نتیجہ ہوتا کہ ہر ایک روح جو دائمی نجات پالیتی وہ ہمیشہ کے لئے پرمیشر کے ہاتھ سے نکل جاتی اور رفتہ رفتہ آخر وہ زمانہ آجاتا کہ ایک روح بھی پرمیشر کے ہاتھ میں نہ رہتی اور پھر مجبوراً پرمیشر خالی ہاتھ بیٹھ جاتا اور جیسا کہ وید کی رو سے مانا گیا ہے آئندہ دنیا کا سلسلہ چل نہ سکتا۔کیونکہ پرمیشر کسی روح کے پیدا کرنے پر تو قادر نہ تھا۔تا نئی روحوں سے دنیا کا سلسلہ چلاتا اور جبکہ پہلی روحیں دائمی نجات پاکر آواگون کے سلسلہ سے ہمیشہ کے لئے مخلصی پا جاتیں تو اس صورت میں پرمیشر اس شخص کی مانند ہوتا جس کا دیوالہ نکل جاتا ہے۔ناچار اس مجبوری سے اس کو آواگون کا سلسلہ ختم کرنا پڑتا اور ایسا کرنا وید کی رو سے اس کے مقرر کردہ اصول کے مخالف تھا۔پس درحقیقت محدود مکتی کا یہ راز تھا مگر پرمیشر نے دنیاداروں کے رنگ میں جو اپنا پول ظاہر کرنا نہیں چاہتے اصل حقیقت کو چھپایا۔بھلا کوئی ایسی شرتی پیش تو کرو جس میں پرمیشر نے یہ کہا ہو کہ میں دائمی نجات دینے پر قادر تو تھا لیکن میں نے چاہا کہ محدود اعمال کا غیر محدود بدلہ دوں۔

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد23ص 30)

اپنی اولادوں کو آگ میں گرنے سے بچائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

’’نوجوان لڑکوں لڑکیوں کو جماعتی نظام سے اس طرح جوڑیں، اپنی تنظیموں کے ساتھ اس طرح جوڑیں کہ دین ان کو ہمیشہ مقدم رہے اور اس بارے میں ماں باپ کو بھی جماعتی نظام سے یا ذیلی تنظیموں سے بھرپور تعاون کرنا چاہئے۔اگر ماں باپ کسی قسم کی کمزوری دکھائیں گے تو اپنے بچوں کی ہلاکت کا سامان کر رہے ہوں گے۔خاص طور پر گھر کے جو نگران مرد ہیں یعنی ان کا سب سے زیادہ یہ فرض ہے اور ذمہ داری ہے کہ اپنی اولادوں کو اس آگ میں گرنے سے بچائیں جس آگ کے عذاب سے خدا تعالیٰ نے آپ کو یا آپ کے بڑوں کو بچایا ہے اور اپنے فضل سے زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 23/اپریل 2010ء۔الفضل انٹرنیشنل 14 مئی 2010ء)

وین برائے فروخت

۞ ایک عدد ٹیوٹا Grand Cabin (وین) ماڈل 2004ء ملکیت صدر انجمن احمدیہ پاکستان نہایت عمدہ حالت میں قابل فروخت ہے۔

برائے رابطہ مظفر احمد قمر: 0333-6713023
0315-6713023,047-6212450

دارالضیافت میں قربانی

۞ بیرون ربوہ نیز بیرون پاکستان سے ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت عید کے موقع پر مرکز سلسلہ میں قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی رقوم بتفصیل ذیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوادیں۔

1۔قربانی بکرا -/8000 روپے
2۔قربانی حصہ گائے -/4000 روپے

(نائب ناظر دارالضیافت ربوہ)

ثواب کے متلاشی اور مذہبی اقلیتیں

مکرم مجاہد حسین صاحب کالم نویس اپنے کالم انحرافات میں لکھتے ہیں۔

لاہور میں احمدیوں پر ہوئے وحشیانہ حملوں نے جہاں ریاست میں بڑھتے ہوئے مذہبی تشدد اور مذہبی اقلیتوں کی بے بسی کو آشکار کیا ہے وہاں ایک نیا عنصر بھی بہت نمایاں ہو کر سامنے آیا ہے۔ وہ ہے ذرائع ابلاغ سے وابستہ لوگوں کا اپنی پیشہ ورانہ ذمہ داریاں نبھاتے ہوئے ثواب کے حصول کی زبردست تگ و دو۔ چونکہ سبھی جانتے ہیں کہ پاکستان کے قانون اور سماج میں احمدیوں کے لئے کوئی گنجائش نہیں اور نہ ہی ان کے لئے کوئی احتجاج سامنے آئے گا۔ اس لئے ہر کوئی متذبذب بیانات داغ رہا ہے۔ دانشورانہ پیچش کا شکار ہے یا خامہ فرسائی میں مصروف ہے۔ بہت سے تو ایسے ہیں جو موقع کو غنیمت جان کر احمدیوں کے عقائد کو تختہ مشق بنائے ہوئے ہیں اور ان کو پاکستان میں مزید غیر محفوظ بنانے میں مصروف ہیں۔ یہ تسلیم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ احمدیوں کے لئے 1974ء کا قانون اور بعد میں ضیاء دور کی ترمیمات اور اضافے مسلم شعائر اپنانے سے روکتے ہیں اور انسانی حقوق کی تنظیموں کے وقتاً فوقتاً جاری کردہ اعداد و شمار اور حقائق کے مطابق سینکڑوں احمدی بسم اللہ کہنے، السلام علیکم جیسے الفاظ ادا کرنے کی پاداش میں جیلوں میں ہیں۔ اب انہیں کوئی سیاسی رہنما استعارتاً بھائی بھی نہیں کہہ سکتا جب کہ لاتعداد خامہ بگوشوں نے لکھا ہے کہ احمدی اسلام اور پاکستان کے بھی غدار ہیں۔ اس کے بعد صرف یہی باقی ہے کہ ہمارے جغادری اخبار نویس اور ٹی وی دانشور روزانہ ان بستیوں کی نشاندہی کریں جہاں احمدی آباد ہیں تاکہ تشدد پسندوں کو ایسے غداروں کو سزا دینے میں آسانی رہے۔ ہوسکتا ہے یہ عمل ہمارے مذکورہ دانشوروں کی بخشش کا ذریعہ بن جائے۔

اگر اکثر مذہب کی حامل پارلیمنٹ نے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا اور بعد میں ایک بدترین آمر نے ان کے لئے مزید سختیاں بڑھا دی ہیں، تو یہ کافی نہیں؟ یہ بھی ایک حیران کن امر ہے کہ یہ دنیا کی واحد جمہوری طور پر منتخب پارلیمنٹ تھی جس نے کسی کمیونٹی کو اس کے عقیدے کی بنیاد پر الگ اور بہت حد تک غیر محفوظ بنایا۔ ہمارے کئی عظیم دانشور احمدی خلیفہ مرزا ناصر احمد کے اس جملے کا بہت تذکرہ کرتے ہیں کہ اس نے کہا تھا کہ غیر احمدی ان کی نظر میں کافر ہیں۔ کیا یہ صرف مرزا ناصر احمد نے ہی کہا ہے؟ کئی ہزار ایسے ثبوت پیش کیے جاسکتے ہیں کہ پاکستان میں ہر مسلک کے مولویوں نے دوسرے مسلک کے ماننے والوں کو کافر کہا ہے اور ابھی تک کہہ رہے ہیں۔ مرزا ناصر بھی ایک عقیدہ کا ماننے والا تھا اور اس نے بھی اپنے سے مختلف عقائد کے حامل لوگوں کے بارے میں یہ کہا ہوگا۔ **میں اپنی ذاتی تحقیق کی بنا پر یہ کہہ رہا ہوں کہ گزشتہ بیس برسوں کے دوران پاکستان میں ایسی 460 کتب لکھی گئیں اور شائع ہوئیں جن میں پاکستان کے مستند مسلم مسالک کے علما اور دانشوروں نے ثابت کیا کہ ان کے مخالف مسالک کے لوگ اپنے بعض عقائد کی بنا پر نا صرف کافر ہیں بلکہ واجب القتل بھی ہیں اور ان کے نکاح ٹوٹ چکے ہیں۔**

ان کتب میں صرف مخالف مسالک کی تکفیر ہی نہیں بلکہ ان کے مذہبی اکابرین، نہایت برگزیدہ قرار دی گئی شخصیات کی کردار کشی اور بعض پر بہت زیادہ الزامات بھی لگائے گئے۔ سابقہ حکومتوں نے ایسی کتب کو ممنوع قرار دے دیا جس سے صرف یہ فرق پڑا کہ وہ عام قاری کی پہنچ سے باہر ہوگئیں جب کہ مدارس اور مخصوص مقامات پر اب بھی یہ کتب نہ صرف دستیاب ہیں بلکہ ان سے مخالف کی ''سرکوبی'' کے لئے حوالے کا کام بھی لیا جاتا ہے۔ **آج یوٹیوب پر کم از کم ایک ہزار ایسی ویڈیو کلپس موجود ہیں جن میں پاکستان کے مستند مسلم مسالک کے حاملین ایک دوسرے کو نہ صرف کافر کہتے ہوئے ملتے ہیں بلکہ ایک دوسرے کے مذہبی اکابرین کا تیاپانچہ کرتے ہوئے بھی دیکھے جاسکتے ہیں۔** یہ سوال کیا جاسکتا ہے کہ 1974ء کے بعد پاکستان کی احمدی کمیونٹی نے پاکستان کے دیگر مسلمانوں کے بارے میں کتنی کتب شائع کی ہیں جن میں انہیں کافر قرار دیا گیا ہو یا ان کے مذہبی اکابرین کی توہین کی گئی ہو؟ جب کہ پاکستان کے مستند مسلم مسالک کی طرف سے شائع ہونے والی ہزاروں ایسی کتب اور کتابچوں کا حوالہ دیا جاسکتا ہے جس میں احمدیوں کو بدترین کافر قرار دیا گیا اور ان کے اکابرین کی توہین کی گئی۔

مثال کے طور پر پاکستانی ذرائع ابلاغ اگر ثواب کے متلاشی افراد کی گرفت میں نہ ہوتے تو ان سے یہ امید کی جاسکتی تھی کہ وہ احمدیوں کی قتل و غارت کی مذمت کرتے اور اس کے ذمہ داروں کو سزا دینے کا مطالبہ کرتے۔ لیکن بدقسمتی سے معاملہ اس کے الٹ ہے اور اب احمدیوں کے ساتھ ہوئی اس زیادتی کو پس پشت ڈال دیا گیا ہے اور ان کے عقائد کے پرخچے اڑانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ جس کا واضح ترین مطلب یہ ہے کہ ان کی نسل کشی کی راہ ہموار کی جارہی ہے۔ کوئی احمدیوں کو ایم آئی سکس اور سی آئی اے سے منسلک قرار دے رہا ہے اور کوئی انہیں آئین پاکستان اور اسلام کے غدار کہنے پر مصر ہے۔

لیکن جو لوگ پاکستان میں کئی دہائیوں سے دوسرے مسلم مسالک کے افراد کو ذبح کر رہے ہیں، مساجد اور امام بارگاہوں میں قتل و غارت میں مصروف ہیں۔ دوسرے مسلک کے ماننے والوں کو کافر قرار دے رہے ہیں۔ ان کے افراد کو قتل کرکے ان کے بچوں کو غلام اور بیویوں کو لونڈیاں بنانے جیسے اشتہارات قومی اخباروں میں شائع کرواتے ہیں۔ انہیں کوئی کافر، اسلام اور پاکستان کے غدار قرار نہیں دیتا۔ بنیادی طور پر یہ پاکستان میں بسنے والی اقلیتوں کے لئے آخری انتباہ ہے کہ ریاست ان کی حفاظت کی ذمہ داری لینے سے دست کش ہو چکی ہے اور اب وہ مدارس، جہادی تنظیموں، فرقہ پرست جماعتوں، متشدد سیاسی رہنماؤں اور ذرائع ابلاغ پر چھائے ہوئے تشدد پسندوں کے رحم و کرم پر ہیں۔ اگر کوئی انہیں ہم وطن ہونے کی مناسبت سے ''بھائی'' کہہ دے گا تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا بلکہ جب تک وہ معافی نہیں مانگتا تشدد پسند اسے اسلامی عقیدے کی چاردیواری سے باہر سمجھیں گے۔

(روزنامہ آج کل 20 جون 2010ء)

پیارے شہیدوں کے نام

لہو میں ڈوب کے تم کس اُفق کے پار گئے
ہم ایسے کج رووں کی عاقبت سنوار گئے

جو عہد باندھا خلافت کے پاسبانوں سے
کچھ اس ادا سے نبھایا کہ جان وار گئے

زمانے والو نوشتوں کو غور سے دیکھو
شہید اپنے لہو سے جنہیں اُبھار گئے

تائیدِ حق و ملائک نہ روک پاؤ گے
ہم ایسی دار و رسن پہ تو بار بار گئے

بصد خلوص، بصد احترام و عجز و وفا
تمہارے پاس گئے جب بھی اشکبار گئے

تمہارا نام ہمیشہ رہے گا تابندہ
یہ کون کہتا ہے تم زندگی کو ہار گئے

مجید قریشی

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم راجہ مبارک احمد صاحب

آنحضرت ﷺ کا عشق قرآن

اللہ کا رسول ﷺ مطہر صحیفے پڑھتا تھا۔ان میں قائم رہنے والی اور قائم رکھنے والی تعلیمات تھیں۔

(البینۃ:4,3)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ایک قول کے حوالے سے حضرت رسول کریم ﷺ کے قرآن کریم سے بے مثال عشق اور محبت کا اظہار کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

''آپ ﷺ قرآن کریم کے حکموں پر کس حد تک عمل کرتے تھے اس بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مشہور جواب ہر ایک کے علم میں ہے کہ جب آپ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت ﷺ کے خلق کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کیا تم قرآن نہیں پڑھتے۔پوچھنے والے نے کہا کیوں نہیں تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے اخلاق قرآن ہی تھے۔

(مسلم کتاب الصلوۃ المسافرین باب جامع صلوۃ اللیل ومن نام عنہ اومرض حدیث نمبر 1739)

یعنی قرآن کریم میں جس طرح لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔آپ ﷺ نے عبادت کی۔قرآن کریم میں جس طرح لکھا ہے۔حقوق العباد ادا کرو۔آپ ﷺ نے حقوق العباد ادا کئے قرآن کریم میں جن باتوں کے کرنے کا حکم دیا۔آپ ﷺ نے ان باتوں اور حکموں پر مکمل طور پر عمل کیا۔ان کو بجالائے،ان کی ادائیگی کی۔قرآن نے جن باتوں سے رکنے کا حکم دیا۔آپ ﷺ نے ان باتوں کو ترک کیا۔قرآن کریم نے روزوں کا حکم دیا۔صدقات کا حکم دیا،زکوۃ کا حکم دیا۔آپ ﷺ نے روزوں،صدقات اور زکوۃ کے اعلیٰ ترین معیار قائم کردیئے۔قرآن کریم نے معاشرے میں لوگوں کے ساتھ نرمی کا حکم دیا۔تو آپ ﷺ نے نرمی کی وہ انتہا کی جس کی مثال نہیں مل سکتی۔اپنے جانی دشمنوں کو بھی معاف فرمادیا۔اگر اللہ تعالیٰ نے اصلاح معاشرہ کے لئے سختی کا حکم دیا تو آپ ﷺ نے اس کی بھی پوری اطاعت وفرمانبرداری کی۔غرض کونسا حکم ہے۔قرآن کریم کا جس کی آپ ﷺ نے نہ صرف پوری طرح بلکہ اعلیٰ ترین معیار قائم کرتے ہوئے تعمیل نہ کی ہو۔

حضرت مصلح موعود نے آنحضرت ﷺ اور قرآن کریم کے آپ ﷺ کے آپس کے تعلقات کی بہت اچھی طرح مثال بیان کی ہے کہ قرآن کریم اور رسول کریم ﷺ دو موتی ہیں جو ایک ہی سیپ سے اکٹھے نکلے ہیں۔قرآن کریم کی تعلیم جاننا چاہتے ہو تو آنحضرت ﷺ کی زندگی کو دیکھ لو اور اگر آنحضرت ﷺ کی زندگی کے بارے میں معلومات لینا چاہتے ہو۔اگر یہ دیکھنا چاہتے ہو کہ آپ ﷺ صبح وشام اور رات دن کس طرح گزارتے تھے۔تو قرآن کریم کے تمام حکموں کو اوامر ونواہی کو پڑھ لو۔آپ ﷺ کی سیرت سامنے آجائے گی۔

(خطبات مسرور جلد سوم ص 131,130)

حضرت رسول کریم ﷺ کا عشق قرآن ایک ایسا وسیع مضمون ہے کہ ایک انسان کی بساط میں نہیں ہے کہ اس کا مکمل طور پر حق ادا کرسکے۔اس کی دلنشیں اور خوبصورت جھلکیوں میں سے صرف چند ایک ہی بیان کی جاتی ہیں۔

جب قرآن کریم آنحضرت ﷺ پر اترنا شروع ہوا تو آپ ﷺ نے سب سے پہلے قرآن کریم سے عشق و محبت کا یہ ثبوت دیا کہ قرآنی وحی لکھنے اور محفوظ کرنے کے لئے آپ ﷺ نے کاتبان وحی مقرر فرمائے۔جن کو ہر آیت جو آپ ﷺ پر اترتی تھی اسی وقت لکھوا دیتے تھے۔تاریخ اسلام میں جن کاتبان وحی کا ذکر ملتا ہے۔ان کی تعداد پندرہ تھی جن میں خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے علاوہ حضرت زید بن ثابتؓ،حضرت عبداللہؓ بن رواحہ اور حضرت زبیر بن العوامؓ کے نام بھی شامل ہیں۔

حضرت رسول کریم ﷺ نے قرآن کریم سے عشق و محبت کا ایک لازوال ثبوت یہ دیا کہ آپ ﷺ نے اپنی زندگی ہی میں قرآن کریم کے ہزاروں حفاظ کو تیار فرمادیا۔آپؐ حفظ قرآن کی فضیلت پر بڑا زور دیتے تھے یہاں تک فرماتے تھے کہ جو شخص قرآن کو حفظ کرے گا قیامت کے دن قرآن اس کو دوزخ میں جانے سے بچائے گا اور اس بات میں تو کوئی بھی شبہ نہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے وہ عظیم اور جاں نثار صحابہ عطا کئے تھے جو ہر ثواب کو حاصل کرنے کے لئے جان توڑ کوشش کرتے تھے۔اس لئے جب آپ ﷺ نے یہ اعلان فرمایا تو کثرت کے ساتھ صحابہؓ نے قرآن شریف کو یاد کرنا شروع کردیا۔حتیٰ کہ ایسے ایسے لوگ بھی قرآن شریف کو حفظ کرنے کی کوشش کرتے تھے جن کی زبانیں صاف نہیں تھیں اور جن کے علم بہت کمزور تھے۔چنانچہ حضرت امام احمدؒ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول کریم ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا ''یارسول اللہ ﷺ میں قرآن تو پڑھتا ہوں مگر میرا دل اس کو سمجھتا نہیں''۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف علمی طبقہ ہی قرآن کریم کو یاد کرنے کی کوشش نہیں کرتا تھا بلکہ عوام الناس بھی قرآن کو حفظ کرنے کی کوشش میں لگے رہتے تھے۔

وحی الٰہی کو محفوظ کرنے اور حفاظ کی تیاری کے علاوہ حضرت رسول کریم ﷺ نے قرآن کریم سے عشق و محبت کا یہ ثبوت بھی دیا کہ آپ ﷺ نے قرآن پڑھانے والے اساتذہ کی ایک جماعت تیار فرمائی تھی جو سارا قرآن رسول اللہ ﷺ سے حفظ کرکے آگے لوگوں کو پڑھاتے تھے۔چار چوٹی کے اساتذہ میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ،حضرت سالم مولی ابی حذیفہؓ،حضرت معاذ بن جبلؓ اور حضرت ابی بن کعبؓ کے نام شامل ہیں۔ان میں سے دو مہاجر اور دو انصاری صحابہ تھے۔

ان چار چوٹی کے حفاظ اساتذہ کے علاوہ مہاجرین و انصار میں بیشمار صحابہؓ نے رسول اکرم ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری میں قرآن کریم حفظ کیا جیسا کہ سوانح میں واقعہ بیئر معونہ کے ماتحت ذکر آتا ہے کہ 2 ہجری میں بعض قبائل کی درخواست پر آپ ﷺ نے ستر صحابہؓ لوگوں کو دین سکھانے کے لئے بھیجے تھے جو سب کے سب قرآن کریم کے حافظ تھے۔

حفاظ کی تعداد رسول کریم ﷺ کے زمانے میں اتنی بڑھ چکی تھی کہ وہ ہزاروں کی تعداد تک پہنچ گئے تھے۔چنانچہ رسول کریم ﷺ کی وفات کے معاً بعد جب مسیلمہ نے بغاوت کرکے ایک لاکھ سپاہیوں کے ساتھ مدینہ پر حملہ کرنا چاہا تو دیگر صحابہؓ کے علاوہ قرآن کریم کے حفاظ صحابہؓ کا ایک الگ لشکر حضرت خالدؓ بن ولید نے تیار کیا جن کی تعداد تین ہزار تھی۔

یہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت اقدس محمد ﷺ کا قرآن کریم سے عشق و محبت کا بے مثال ثبوت ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی زندگی میں قرآن کریم کے ہزاروں حفاظ تیار فرمادیئے تھے۔

تلاوت قرآن کے دلنشین انداز

1۔حضرت قتادہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انسؓ سے نبی کریم ﷺ کی تلاوت کے متعلق سوال کیا تو آپؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کیا کرتے تھے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الوتر باب استحباب الترتیل فی القراءۃ)

2۔حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا آنحضرت ﷺ کی تلاوت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی قراءت مفسرہ ہوتی تھی یعنی ایک ایک حرف کے پڑھنے کے سننے والے کو سمجھ آرہی ہوتی تھی۔

(ابوداؤد کتاب الوتر باب استحباب الترتیل فی القراءۃ)

3۔حضرت ام سلمہؓ آپ ﷺ کے قرآن کریم پڑھنے کا طریق بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ قرآن کریم کی تلاوت ٹھہر ٹھہر کر کرتے تھے۔آپ ﷺ الحمد للہ رب العالمین پڑھ کر توقف فرماتے،پھر الرحمن الرحیم پڑھتے اور پھر توقف فرماتے۔رکتے۔

(مشکوۃ المصابیح کتاب فضائل القرآن الباب الاول،الفصل الثانی)

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ رات کو کبھی بلند آواز سے اور کبھی آہستہ آواز سے تلاوت کرتے تھے۔

(سنن ابوداؤد کتاب التطوع۔باب فی رفع الصوت بالقراءۃ فی صلوۃ اللیل)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی چیز کو ایسی توجہ سے نہیں سنتا جیسے قرآن کریم سنتا ہے۔جب پیغمبر اس کو خوش الحانی سے بلند آواز سے پڑھے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الوتر باب استحباب الترتیل فی القراءۃ)

غور اور تدبر سے تلاوت کرنا

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔جب آپ ﷺ رکوع کرتے تو سبحان ربی العظیم پڑھتے اور جب سجدہ کرتے تو سبحان ربی الاعلیٰ پڑھتے اور جب کوئی رحمت کی آیت آتی تو آپ ﷺ رک جاتے اور رحمت طلب فرماتے اور جب کوئی عذاب کی آیت آتی تو آپ ﷺ رک جاتے اور اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلوۃ باب مایقول الرجل فی رکوعہ وسجودہ)

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ میں بڑھاپے کے آثار نظر آنے لگے ہیں۔اس پر آپ ﷺ نے فرمایا مجھے سورۃ ہود،سورۃ واقعہ،سورۃ مرسلات،سورۃ تکویر وغیرہ نے بوڑھا کردیا ہے۔

(ترمذی کتاب تفسیر القرآن باب ومن سورۃ الواقعہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

''سورۃ ھود میں ان قوموں کا بھی ذکر ہے جو انبیاء کے انکار کی وجہ سے ہلاک کردی گئیں اور آپ ﷺ جو رحمۃ للعالمین تھے۔آپ ﷺ کا دل اس بات سے بے چین ہوجایا کرتا تھا کہ اب بھی کہیں انکار کی وجہ سے قوم پر عذاب نہ آجائے پہلے انبیاء تو صرف اپنی اپنی قوموں کے لئے ہوتے تھے۔آپ ﷺ تو کل دنیا کے لئے نبی تھے۔پس آپ ﷺ کو اس زمانے میں اپنی موجودہ قوم کی بھی فکر تھی اور آئندہ آنے والی نسلیں ہیں اور دنیا کی تمام قومیں ہیں ان کی بھی فکر تھی یہ لوگ عذاب میں گرفتار نہ ہوجائیں اور پھر اسی وجہ سے آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے،گڑگڑاتے تھے رحم مانگتے تھے''۔

(خطبات مسرور جلد سوم ص 135)

قرآن کریم کی تلاوت اور خشیت الٰہی

حضرت عبداللہؓ بن سائب روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مکہ میں نماز فجر پڑھائی آپ ﷺ نے سورۃ مومنون سے تلاوت شروع کی۔یہاں تک کہ جب موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کا ذکر آیا تو شدت خشیت الٰہی کے باعث آنحضرت ﷺ کو کھانسی شروع ہوگئی اس پر آپ ﷺ نے رکوع فرمایا۔

(مسلم کتاب الصلوۃ باب القراءۃ فی الصبح)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ مجھے ام المومنین عائشہؓ نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ

سے آیت وماقدرواالله ...... (الزمر آیت 68) کے بارے میں دریافت کیا۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ انہوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جیسا کہ اس کی قدر کا حق تھا اور قیامت کے دن زمین تمام تر اس کے قبضے میں ہوگی اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں جبار ہوں۔ میں یہ ہوں، میں یہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنی بزرگی بیان کرتا ہے۔ راوی کہتے ہیں آنحضور ﷺ یہ بات اس جوش سے بیان کر رہے تھے کہ منبر رسول اس طرح ہل رہا تھا کہ ہمیں اس بات کا خطرہ محسوس ہوا کہ کہیں منبر آنحضرت ﷺ کو ساتھ لئے ہوئے گر نہ پڑے"۔ (الدرالمنثور۔ تفسیر الزمر زیر آیت 68)

رسول پاک ﷺ کی خشیت الٰہی کا یہ حال کہ ایک آیت کی تفسیر بتاتے ہوئے خوف الٰہی سے آپ ﷺ کا سارا بدن کانپ اٹھا۔

ان احادیث کو پیش کرنے کے بعد اب خاکسار ان احادیث کا کچھ تذکرہ کرتا ہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے صحابہ کے اندر قرآن کریم سے عشق اور محبت پیدا کرنے کے لئے کیا طریق اختیار فرمائے اور صحابہ کو کیا نصائح فرمائیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ۔ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کی کیا میں آپ کو قرآن پڑھ کر سناؤں؟ حالانکہ آپ پر قرآن کریم نازل کیا گیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے میرا جواب سن کر فرمایا میں یہ پسند کرتا ہوں۔ اپنے علاوہ کسی اور سے بھی قرآن کریم سنوں تو حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے سورۃ نساء کی تلاوت کرنا شروع کی یہاں تک کہ میں آیت فکیف اذا جئنا ......(النساء:42) پر پہنچا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا ٹھہر جاؤ۔ حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول پاک ﷺ کی طرف دیکھا تو آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔

(بخاری کتاب فضائل القرآن باب قول المقرئ للقاری حسبک)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

آنحضرت ﷺ نے خوش الحانی سے قرآن سنا تھا اور آپ ﷺ اس پر روئے بھی تھے جب یہ آیت آئی وجئنا بك......(النساء:42) آپ ﷺ روئے اور فرمایا بس کر میں آگے نہیں سن سکتا۔ آپ ﷺ کو اپنے گواہ گزرنے پر خیال گزرا ہوگا ہمیں خود خواہش رہتی ہے کہ کوئی خوش الحان حافظ ہو تو قرآن سنیں۔

(ملفوظات جلد سوم ص 162)

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سائب سے روایت ہے کہ سعد بن ابی وقاصؓ ہمارے پاس آئے ان کی آنکھیں جاتی رہی تھیں۔ میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے کہا تو کون ہے میں نے بیان کیا انہوں نے کہا مرحبا میرے بھتیجے میں نے سنا ہے کہ تو قرآن خوش الحانی سے پڑھتا ہے۔ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے۔ یہ قرآن غم کے ساتھ اترا ہے (یعنی اس کی تلاوت سے مومن کو غم پیدا ہوتا ہے) آخرت کا، پھر جب تم قرآن کو پڑھو تو روؤ اگر رو نہ سکو تو رونے کی صورت بناؤ۔ قرآن پڑھتے وقت اس کو خوش الحانی کے ساتھ پڑھو جو قرآن کو خوش الحانی سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیھا باب فی حسن الصوت بالقرآن)

تلاوت قرآن کریم کی برکات

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب لوگ اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر میں اکٹھے ہو کر تلاوت قرآن کرتے اور ایک دوسرے کو پڑھاتے اور سکھاتے ہیں تو ان پر سکینہ (قلبی سکون) نازل ہوتا ہے اور رحمت الٰہی ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور ملائکہ ان لوگوں کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ان حضرات کے سامنے تذکرہ فرماتا ہے کہ جو اس کے پاس رہتے ہیں یعنی ملائکہ۔

(سنن ابوداؤد کتاب صلوٰۃ السفر باب فی ثواب قراءۃ القرآن)

حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے وہ شخص سب سے بہتر ہے جو قرآن سیکھے اور اس کو سکھائے۔

(بخاری کتاب التفسیر باب خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور اسے پڑھنے میں ماہر ہے وہ شخص ایسے لکھنے والے (فرشتوں) کے ساتھ ہوگا جو نیک ہیں اور جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور یہ اس کے لئے سخت ہے یا اس کا پڑھنا اس پر شاق ہے اس کے لئے دگنا اجر ہے۔

(ترمذی ابواب فضائل القرآن باب ماجاء فی فضل قاری القرآن)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن صاحب قرآن آئے گا تو قرآن اپنے رب سے عرض کرے گا یا اللہ اسے جوڑا پہنا پھر اسے عزت کا تاج پہنایا جائے گا۔ وہ قرآن عرض کرے گا یا اللہ اسے مزید پہنا۔ چنانچہ پھر اسے عزت کا جوڑا پہنایا جائے گا۔ پھر وہ عرض کرے گا۔ یا اللہ اس سے راضی ہو جا تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا پھر اس سے کہا جائے گا کہ پڑھتا جا اور سیڑھیاں (درجات کی) چڑھتا جا اور ہر آیت کے بدلے ایک نیکی زیادہ کی جائے گی۔

(ترمذی ابواب فضائل القرآن باب ماجاء فی من قرء حرفا من القرآن مالہ من الاجر)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اگر رشک کرو تو دو چیزوں میں کرو ایک اس شخص پر جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا اور وہ اس دن رات پڑھتا ہے اس کا پڑوسی سن کر کہتا ہے کاش مجھے بھی اس طرح کا پڑھنا نصیب ہوتا تو میں بھی اس طرح عمل کرتا۔ دوسرے اس شخص پر جسے اللہ تعالیٰ نے دولت دی اور وہ اس کو راہ حق میں خرچ کرتا ہے۔

(بخاری کتاب التفسیر باب اغتباء صاحب القرآن)

حضرت علیؓ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس نے قرآن پڑھا اور اسے یاد کیا پھر اس کی حلال کی ہوئی چیزوں کو حلال اور حرام کی ہوئی چیزوں کو حرام جانا۔ اللہ تعالیٰ اسے اس کی برکت سے جنت میں داخل فرمائے گا۔

(ترمذی ابواب فضائل القرآن باب ماجاء فی فضل قاری القرآن)

حضرت معاذ جہنیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا تو قیامت کے روز اس کے ماں باپ کو دو تاج پہنائے جائیں گے جن کی روشنی سورج کی چمک سے بھی زیادہ ہوگی، جو ان کے دنیا کے گھروں میں ہوتی تھی پھر جب اس کے والدین کا یہ درجہ ہے تو خیال کرو کہ اس شخص کا کیا درجہ ہوگا جس نے قرآن پر عمل کیا۔

(سنن ابی داؤد کتاب الوتر باب ثواب قراءۃ القرآن)

حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک حدیث کا ذکر اور خوبصورت تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

حضرت ابوموسیٰؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو مومن قرآن کریم پڑھتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے اس کی مثال ایسے پھل کی طرح ہے جس کا مزا بھی عمدہ اور خوشبو بھی عمدہ ہے اور وہ مومن جو قرآن نہیں پڑھتا مگر اس پر عمل کرتا ہے اس کی مثال اس کھجور کی طرح ہے کہ اس کا مزا تو عمدہ ہے مگر اس کی خوشبو کوئی نہیں اور ایسے منافق کی مثال جو قرآن کریم پڑھتا ہے۔ اس خوشبودار پودے کی طرح ہے جس کی خوشبو تو عمدہ ہے مگر مزا کڑوا ہے اور ایسے منافق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا ایسے کڑوے پھل کی طرح ہے جس کا مزا بھی کڑوا ہے جس کی خوشبو بھی کڑوی ہے۔

(بخاری کتاب فضائل القرآن باب اثم من رائی بقراءۃ القرآن)

اس حدیث سے قرآن کریم کی مزید وضاحت یہ ہوتی ہے کہ نہ صرف تلاوت ضروری ہے بلکہ اس کو سمجھ کر اس پر عمل کرنا بھی ضروری ہے جو قرآن کریم پڑھتے بھی ہیں اور اس پر غور بھی کرتے ہیں اور اس پر عمل بھی کرتے ہیں وہ ایسے خوشبودار پھل کی طرح ہیں جس کا مزا بھی اچھا ہے اور جس کی خوشبو بھی اچھی ہے کیسی خوبصورت مثال ہے کہ ایسا پھل جس کا مزا بھی اچھا ہے جب کوئی انسان کوئی مزیدار چیز کھاتا ہے تو پھر دوبارہ کھانے کی بھی خواہش ہوتی ہے تو قرآن کریم کو جو اس طرح پڑھے گا کہ اس کو سمجھ آ رہی ہوگی اس کو سمجھنے سے ایک قسم کا مزا بھی آ رہا ہوگا اور جب اس پر عمل کر رہا ہوگا تو اس کی خوشبو بھی ہر طرف پھیلا رہا ہوگا۔ اس کے احکام کی خوبصورتی ہر ایک کو ایسے شخص میں نظر آ رہی ہوگی۔ (خطبات مسرور جلد دوم ص 689)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس فرماتے ہیں:۔

روایات میں یوں ذکر آتا ہے کہ جنگ احد کے دن زخمی صحابہؓ نے شہداء کے لئے قبریں کھودنے کی بابت اپنی مجبوری عرض کی بہت سارے زخمی بھی ہو گئے تھے اور جو شہید ہوئے تھے وہ کافی تعداد میں تھے۔ علیحدہ علیحدہ ان کے لئے قبر کھودنا بڑا مشکل تھا۔ طاقت اور ہمت نہیں تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کشادہ قبریں کھودو اور انہیں عمدگی سے تیار کرو اور ایک قبر میں دو دو اور تین تین شہداء کو دفن کرو اور فرمایا ان شہداء میں سے مقدم اس شہید کو رکھو جو قرآن زیادہ جاننے والا تھا۔ (ترمذی کتاب الجہاد باب ماجاء فی دفن الشہداء)

(خطبات مسرور جلد دوم ص 138)

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے آ کر رسول پاک ﷺ سے عرض کیا یا حضرت میں نے اپنا نفس اللہ اور اس کے رسول کو بخش دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے عورت کی حاجت نہیں۔ ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس کا نکاح مجھ سے کر دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو اسے جوڑا دے دو۔ اس نے کہا میرے پاس کپڑے نہیں آپ ﷺ نے فرمایا کچھ تو اسے دے دو کیا لوہے کی انگوٹھی بھی تمہارے پاس نہیں وہ بیچارہ بہت رنجیدہ ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو نے کچھ قرآن پڑھا ہے اس نے کہا میں نے فلاں فلاں سورۃ پڑھی ہے آپ ﷺ نے فرمایا میں نے اس کا تجھ سے قرآن خوانی کی وجہ سے نکاح کر دیا۔

(بخاری کتاب التفسیر باب خیرکم من تعلیم القرآن وعلمہ)

حضرت ابومسعودؓ انصاری بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے تقرر امام کے اصول بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ لوگوں میں جو قرآن کریم زیادہ پڑھا ہوا ہو وہ نماز میں امام بنے اور اگر سب کے سب قرآن کریم کی تعلیم میں برابر ہوں تو ان میں جو سنت کا علم زیادہ رکھتا ہو وہ نماز پڑھائے۔ اگر سب کے سب اس میں برابر ہوں تو پھر وہ امام بنے جس نے پہلے ہجرت کی ہو اگر وہ ہجرت میں بھی برابر ہوں تو ان میں سے جو عمر میں زیادہ ہے وہ امام بنے۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب من احق بالامامۃ)

حضرت سعد بن عبادہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص قرآن کریم یاد کر کے بھول جائے قیامت کے دن وہ شخص کوڑھی ہونے کی حالت میں ملے گا۔

(ابوداؤد۔ باب التشدید فی من حفظ القرآن ثم نسیہ)

حضرت سعدؓ بن عبادہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص قرآن یاد کر کے بھول جائے وہ قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کا ہاتھ کٹا ہوا ہوگا۔

(مشکوٰۃ کتاب فضائل القرآن)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس کے اندر قرآن کریم میں سے کچھ نہیں (یعنی اسے کچھ قرآن یاد نہیں) وہ ویران گھر کی مانند ہے۔

(ترمذی ابواب فضائل القرآن باب ماجاء فی من قرأ حرفاً من القرآن مالہ من الاجر)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا جس نے قرآن کو تین دن رات سے کم عرصے میں پڑھا اس نے کچھ نہیں سمجھا۔

(مشکوٰۃ شریف کتاب فضائل القرآن)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

بعض نادان کہتے ہیں کہ آج ہم نے دن بھر میں

قرآن کریم ختم کرلیا ہے لیکن کوئی ان سے پوچھے کہ اس سے کیا فائدہ ہوا؟ نری زبان سے تم نے کام لیا مگر باقی اعضاء کو بالکل چھوڑ دیا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمام اعضاء اس لئے بنائے ہیں کہ ان سے کام لیا جاوے۔ یہی وجہ ہے کہ حدیث میں آیا ہے کہ بعض لوگ قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اور قرآن ان پر لعنت کرتا ہے کیونکہ ان کی تلاوت نرا قول ہی قول ہے اور اس پر عمل نہیں ہوتا۔ (ملفوظات جلد سوم ص 611)

قرآن کریم کی سورتوں کے فضائل

حضرت ابوسعید بن معلّٰی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا اور فرمایا میں تمہیں مسجد سے نکلنے سے پہلے ایک سورت بتلاؤں گا جو قرآن کریم کی تمام سورتوں سے افضل ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ جب ہم باہر نکلنے لگے تو میں نے درخواست کی یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تھا میں تمہیں قرآن کی سب سے زیادہ افضل سورت بتلاؤں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ سورت الحمد للہ رب العالمین ہے۔ اسی کا نام سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے دی گئی ہے۔

(صحیح بخاری کتاب التفسیر باب فضل فاتحۃ الکتاب)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک صحابی نے کسی کو قل ھواللہ احد بار بار پڑھتے ہوئے سنا۔ صبح کو اس نے رسول پاک ﷺ کے پاس آ کر بیان کیا اور وہ شخص قل ھواللہ احد کو چھوٹی سورت ہونے کی وجہ سے کم تر جانتا تھا تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ یہ قل ھو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہے۔

(بخاری کتاب التفسیر باب فضل قل ھواللہ احد)

حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے دس آیتیں سورت کہف کی ابتداء سے یاد کرلیں وہ دجال کے فتنہ سے بچایا جائے گا۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 6 ص 449)

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ مقام جحفہ میں چل رہا تھا۔ اچانک چاروں طرف سے اندھیرا چھا گیا اور آندھی چلنے لگی۔ حضرت رسول کریم ﷺ سورۃ فلق اور سورۃ الناس کی قراءت فرمانے لگے اور فرمانے لگے اے عقبہ ان دو سورتوں کے ساتھ پناہ مانگا کرو۔ کسی پناہ مانگنے والے شخص نے ایسی پناہ نہیں مانگی۔

(سنن ابوداؤد باب فی المعوذتین)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

اسی لئے آنحضرت ﷺ نے ایک موقع پر یہ تعلیم دی کہ اگر تم غربت کا شکار ہو، اگر تم قرضوں کے تلے دبے ہوئے ہو تو آخری سورتوں کی تلاوت کیا کرو۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب مایقول اذا صبح)

تین سورتیں جو **قل** سے شروع ہوتی ہیں ان میں توحید کا پیغام ہے ان میں خالصۃً اللہ پر انحصار کرنے کا پیغام ہے اس لئے ہر قسم کی مادی قید ہو یا روحانی قید ہو، مادی تکلیف ہو یا روحانی تکلیف ہو وہ انسان کو غیر اللہ کا محتاج بناتی چلی جاتی ہے۔

(خطبات طاہر عیدین ص 92)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

رسول اللہ ﷺ کی پاک اور مقدس زندگی کی اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہوسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ہادیٔ کامل اور پھر قیامت تک کے لئے اور اس پر کل دنیا کے لئے مقرر فرمایا۔ مگر آپ ﷺ کی زندگی کے کل واقعات ایک عملی تعلیمات کا مجموعہ ہیں۔ جس طرح پر قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی قولی کتاب ہے اور قانون قدرت اس کی فعلی کتاب ہے۔ اسی طرح پر رسول اللہ ﷺ کی زندگی بھی ایک فعلی کتاب ہے جو گویا قرآن کریم کی شرح اور تفسیر ہے۔

(ملفوظات جلد 3 ص 34 جدید ایڈیشن)

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

حضرت رسول کریم ﷺ کی سنت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے۔ خدا کے کلام کی آپ ﷺ کے عمل سے تائید ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے صحابہ نے دریافت کیا رسول کریم ﷺ کے اخلاق کیسے تھے تو انہوں نے جواب دیا کان خلقہ القرآن۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 2 ص 91 مطبوعہ بیروت 1978ء) آپ ﷺ کے اخلاق وہی تھے جو قرآن نے بیان کئے ہیں۔ پس سچائی میں قول اور فعل ٹکراتے نہیں''۔

(انوار العلوم جلد 9 ص 501)

حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:۔

پس جب ہم محمد رسول اللہ ﷺ سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں تو ہمیں آپ ﷺ کی ہر خواہش کو پورا کرنا ہوگا۔ آپ ﷺ نے ہم سے کس بات کی خواہش کی ہے؟ آپ ﷺ نے ہم سے یہ خواہش کی ہے کہ ہم قرآن کریم پر اس طرح عمل کریں جس طرح آپ ﷺ نے عمل کر کے دکھایا ہے۔ حضرت عائشہؓ سے جب سوال کیا گیا کہ آپ ﷺ کے اخلاق کیسے تھے۔ آپؓ نے فرمایا:۔

کان خلقہ القرآن

(مسند احمد بن حنبل جلد 6 ص 91)

آپ ﷺ کے اخلاق کو دیکھنا ہو تو قرآن کریم کو پڑھ لو۔ آپ ﷺ کی ساری زندگی قرآن کریم کی ہی عملی تصویر ہے جو کچھ قرآن کریم نے کہا وہ آپ ﷺ نے کر دکھایا گویا آپ ﷺ نے اپنے الفاظ میں ہی ہدایت دے دی اور اپنے عمل سے بھی ہدایت دے دی۔ غرض آپ ﷺ کی ساری زندگی کے سانچے میں اپنی زندگیوں کو ڈھالنا آپ ﷺ کی محبت کا تقاضا ہے جس کا ہم آپ ﷺ کی ذات مبارک کے متعلق دعویٰ کرتے ہیں۔ پس اگر آپ اپنے اس دعویٰ محبت میں سچے ہیں اور آپ اپنے نفسوں کو اور خدا تعالیٰ کو دھوکا نہیں دے رہے تو آپ کے لئے ضروری ہے کہ قرآن کریم کو خود بھی سمجھیں اور اس پر عمل کریں اور اپنے بچوں اور دوسرے ان لوگوں کو بھی جن کی ذمہ داری آپ پر ہے۔ قرآن کریم پڑھائیں اور ان کو اس قابل بنادیں کہ وہ قرآن کریم کے معانی سمجھ سکیں اور ان کی تربیت اس رنگ میں کریں کہ جب بھی قرآن کریم کی آواز ان کے کان میں پڑے تو دنیا کی کوئی طاقت اس پر لبیک کہنے سے انہیں روک نہ سکے ...... خدا کرے کہ ایسا ہی ہو اور خدا کرے کہ ہمارے دلوں میں قرآن کریم کی عظمت قائم ہو جائے اور پھر ایسے رنگ میں قائم ہو جائے کہ ہم خود بھی اس پر عمل کرنے والے ہوں اور اپنی نسلوں کی بھی اس رنگ میں تربیت کرنے والے ہوں کہ وہ بھی قرآن کریم کی عاشق اور فدائی ہوں۔ اس پر اپنی جانیں نچھاور کرنے والی ہوں اور اس کی ہدایت کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے والی ہوں۔

(خطبات ناصر جلد اول ص 129,128)

پس آئیں آج ہم سب مل کر یہ عہد کریں کہ قرآن کریم سے عشق و محبت کے جو انداز حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے اختیار فرمائے ہم سب بھی وہ انداز اپنی زندگیوں میں خلوص دل کے ساتھ اپنانے کی بھرپور کوشش کریں گے۔ حضرت اقدس مسیح موعود کے اس مقدس شعر کی عملی تصویر بننے کی کوشش کریں گے۔

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

ایران کا پارلیمانی نظام

اسلامی جمہوریہ ایران کا پارلیمانی نظام بڑا پیچیدہ ہے اور دنیا میں اپنی نوعیت کا منفرد نظام ہے۔ ایران کے پارلیمانی نظام کا سرسری جائزہ پیش خدمت ہے۔

سپریم لیڈر

ایران کا سپریم لیڈر ملک کی سب سے مقتدر قوت ہے، جو بیک وقت مسلح افواج کا کمانڈر ان چیف، عسکری انٹیلی جنس کا سربراہ بھی ہوتا ہے۔ سپریم لیڈر کو چیف جسٹس، سرکاری ریڈیو اور ٹیلی ویژن نیٹ ورک کا ڈائریکٹر، افواج و پولیس کمانڈرز اور رہنما کونسل کے بارہ میں سے چھ ارکان کو تعینات کرنے کا اختیار حاصل ہے، لہٰذا سیاسی عمل میں سپریم لیڈر کا کردار نمایاں ہوتا ہے۔

انتظامیہ

ایرانی آئین کے مطابق سپریم لیڈر کے بعد سب سے زیادہ اختیار ایرانی صدر کو حاصل ہوتے ہیں، جبکہ صدر مملکت کی معاونت کے لئے نائب صدور اور کابینہ ہوتی ہے۔ اس وقت ایران کے دس نائب صدور اور 21 رکنی کابینہ ہے۔ صدر سپریم لیڈر کے دائرہ اختیار سے باہر باقی تمام اداروں کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ آئین کے مطابق تمام صدارتی امیدواروں کی رہنما کونسل سے منظوری ضروری ہوتی ہے۔ مسلح افواج ایران کی انتظامیہ کے اختیار سے باہر ہیں، تاہم صدر مملکت کو سپریم لیڈر کے مشورے سے دفاع اور انٹیلی جنس کے وزراء کے تقرر کا اختیار حاصل ہے۔

مجلس (پارلیمنٹ)

ایرانی مجلس شوریٰ کی دو سو نوے نشستوں کے لئے ایرانی عوام اراکین پارلیمنٹ کو چار سالوں کے لئے منتخب کرتے ہیں۔ مجلس ملکی قوانین کے ڈرافٹس، معاہدوں کی توسیع اور ملکی بجٹ کی منظوری دیتی ہے، تاہم مجلس کے تیار کردہ قانونی ڈرافٹس کی رہنما کونسل سے منظوری ضروری ہے۔

شوریٰ نگہبان (رہنما کونسل)

ایرانی شوریٰ نگہبان کے بارہ اراکین میں سے نصف کا تقرر سپریم لیڈر، جب کہ بقیہ چھ اراکین کو مجلس منتخب کرتی ہے۔ کونسل کو اختیار حاصل ہے کہ وہ ایرانی آئین اور شریعہ سے متصادم مجلس کی منظور کردہ قراردادوں کو مسترد کر دے، اس کے علاوہ مجلس کے انتخابات میں حصہ لینے کے خواہش مند امیدواروں کی اہلیت کو جانچنے کا اختیار بھی رہنما کونسل کے پاس ہے۔

مصالحتی کونسل

مصالحتی کونسل مجلس اور رہنما کونسل کے درمیان پیدا ہونے والے تنازعات کو حل کرنے کے لئے اپنا کردار ادا کرتی ہے۔ مصالحتی کونسل کا شمار ملک کے طاقت ور ترین اداروں میں ہوتا ہے۔ مصالحتی کونسل کو سپریم لیڈر کے مشاورتی ادارے کی حیثیت بھی حاصل ہے۔

مجلس خبرگان

مجلس خبرگان کے سال میں دو دنوں کے لئے دو اجلاس ہوتے ہیں۔ مجلس خبرگان کو سپریم لیڈر کی تقرری اور برطرفی کے اختیار حاصل ہیں، مگر اس کے لئے مجلس کے پاس ٹھوس شواہد کا ہونا ضروری ہے۔ مجلس خبرگان کے 86 ممبرز کو ایرانی عوام براہ راست آٹھ سالوں کے لئے منتخب کرتے ہیں۔

(جنگ سنڈے میگزین 6/ اپریل 2008ء)

اللہ تعالیٰ انسان کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے
خدا دعاؤں کو سنتا ہے خصوصاً مظلوم کی دعاؤں کو

محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب

قرآن کریم میں یہ حقیقت بیان ہوئی ہے کہ انسانوں کی بیچارگیوں مجبوریوں اور بے بسیوں کے پیش نظر وہ ارحم الراحمین ہستی خود اپنے بندوں کے قریب آ جایا کرتی ہے اور اتنا قریب کہ خود انسان کی شہ رگ بھی اتنی قریب نہیں چنانچہ فرمایا کہ ہم اپنے بندے کے بہت ہی قریب ہوتے ہیں۔ اتنے کہ شہ رگ سے بھی زیادہ قریب اور ظاہر ہے کہ ایسی قریب ہستی فریادوں کے زبانوں تک پہنچنے سے قبل ہی حقیقت حال سے آگاہ ہوتی ہے اور ہم مرادوں کو اسی ہستی کے حضور پیش کرنے والے لوگ ہیں۔

خدا تعالیٰ کا شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہونا اپنے اندر دو مفہوم رکھتا ہے۔ کہ اگر انسان مظلوم اور محروم ہے تو اس کو نجات اور فلاح سے ہمکنار کرنے والی ہستی اس سے دور نہیں بلکہ شہ رگ سے بھی قریب ہے اور اگر انسان ظالم ہے تو وہ بھی خدا کی نگاہ سے اوجھل نہیں اور خدا اس کی شہ رگ سے بھی قریب سے اس کے ظلم و ستم کو دیکھ رہا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے کے اعتبار سے ہمارے لئے دونوں حالتوں میں اس کا قریب ہونا حد درجہ اطمینان کا موجب ہے اور اس کی قربت کا یہ انداز ایسا ہے۔ جس میں کسی غیر کی رسائی یا پہنچ نہیں اور نہ کسی کی مجال ہے کہ وہ اس قربت کے درمیان کوئی دیوار کھڑی کر سکے۔ ہمیں ہر مشکل کے وقت اپنی تمام تر توجہ اس قادر و توانا کی طرف رکھنی چاہئے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

’’ہر ایک صادق کا تجربہ ہے کہ بیقراری اور مظلومانہ حالت کی دعا قبول ہوتی ہے۔ بلکہ صادق کے لئے مصیبت کا وقت نشان ظاہر کرنے کا وقت ہوتا ہے............‘‘

پھر فرمایا:۔

’’بلاشبہ خدا تعالیٰ دعاؤں کو سنتا ہے بالخصوص جبکہ اس پر بھروسہ کرنے والے مظلوم ہونے کی حالت میں اس کے آستانہ پر گرتے ہیں۔ تو وہ ان کی فریاد کو پہنچتا ہے اور ایک عجیب طور پر ان کی مدد کرتا ہے اور ہم اس بات کے گواہ ہیں۔‘‘

پھر فرماتے ہیں:۔

’’درحقیقت وہ خدا بڑا زبردست اور قوی ہے جس کی طرف محبت اور وفا کے ساتھ جھکنے والے ہرگز ضائع نہیں کئے جاتے۔ دشمن کہتا ہے کہ میں اپنے منصوبوں سے ان کو ہلاک کر دوں اور بد اندیش ارادہ کرتا ہے کہ میں ان کو کچل ڈالوں مگر خدا کہتا ہے کہ اے نادان کیا تُو میرے ساتھ لڑے گا اور میرے عزیز کو ذلیل کر سکے گا۔ درحقیقت زمین پر کچھ نہیں ہو سکتا مگر وہی جو آسمان پر پہلے ہو چکا اور کوئی زمین کا ہاتھ اس قدر سے زیادہ لمبا نہیں ہو سکتا۔ جس قدر کہ وہ آسمان پر لمبا کیا گیا ہے۔‘‘

پھر فرمایا:۔

’’پس صادقوں کی یہی نشانی ہے کہ انجام انہی کا ہوتا ہے خدا اپنی تجلیات کے ساتھ ان کے دل پر نزول کرتا ہے۔ پس کیونکر وہ عمارت منہدم ہو سکے۔ جس میں وہ حقیقی بادشاہ فروکش ہے۔ ٹھٹھا کرو جس قدر چاہو۔ گالیاں دو جس قدر چاہو اور ایذا اور تکلیف دہی کے منصوبے سوچو جس قدر چاہو اور میرے استیصال کے لئے ہر قسم کی تدبیریں اور مکر سوچو جس قدر چاہو۔ پھر یاد رکھو کہ عنقریب خدا تمہیں دکھلا دے گا کہ اس کا ہاتھ غالب ہے۔‘‘

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہماری زندگیاں اس کے صادقوں اور وفاداروں والی ہوں اور ہمارا انجام اس کی رضا اور پیار والا ہو۔ ہمیں اپنے آستانہ سے دور نہ ہٹائے اور کسی غیر اللہ کا ہمیں محتاج نہ بنائے اور ہماری عاجزانہ التجاؤں اور دعاؤں کو اس طور پر شرف قبولیت سے نوازے کہ دونوں جہانوں کی فلاح اور سرخروئی ہمیں نصیب ہو اور وہ ہم پہ راضی ہو۔ آمین

عہد پورا کیا

محترم قریشی نور الحق تنویر صاحب مرحوم مربی سلسلہ عربی کی اعلیٰ تعلیم کے لئے مصر گئے۔ انہوں نے وہاں جس طرح نماز کا التزام کیا اس بارہ میں ان کی اہلیہ کا بیان ہے۔ وہ کہتے تھے کہ مصر روانگی کے وقت میں نے دل میں عہد کیا تھا کہ ہر وقت باوضو رہوں گا اور ہر نماز بروقت ادا کروں گا۔ اور خدا کے فضل اور اسی عہد پر کاربند رہنے کی وجہ سے خدا نے آپ کو بامراد لوٹایا۔ مجھے یاد نہیں کہ آپ نے کبھی سوائے کسی اشد مجبوری کے باجماعت نماز نہ ادا کی ہو۔ اگر کبھی کسی مجبوری کے تحت بیت الذکر نہ جا سکتے یا کسی ایسی جگہ ہوتے جہاں بیت نہ ہوتی تو گھر میں سب کو لے کر باجماعت نماز پڑھاتے۔

(الفضل 21 جون 2001ء)

میری بہو مکرمہ میر شہلا برلاس صاحبہ کا ذکر خیر

مکرم مرزا عبد الرشید صاحب

جلسہ سالانہ یو۔کے میں شمولیت کے سلسلہ میں ہم دونوں میاں بیوی اپنی بیٹی مجیدہ برلاس اہلیہ مرزا ساجد محمود صاحب کے ہاں ری ہمپٹن لندن میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ میرے بھتیجے مکرم مرزا رشید احمد صاحب کی وفات پر تعزیت کے لئے لوگوں کے آنے کا سلسلہ جاری تھا کہ میری باغ و بہار طبیعت والی بہو میر شہلا برلاس صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا حمید برلاس صاحب جرمنی کی مسلسل قے کرنے پر بار بار ہسپتال لے جانا پڑتا رہا۔ معدہ کا السر کینسر کی شکل اختیار کر جانے پر کوئی ثقیل خوراک معدہ میں ٹھہرتی نہیں تھی۔ معدہ کا کینسر پھٹ جانے سے آخری تیرہ چودہ دن انتہائی نگہداشت میں گزارنے کے بعد مورخہ 30 جولائی 2009ء کو تقدیر الٰہی غالب آ گئی اور موصوفہ تین بچے تیرہ سالہ بیٹا ارسلان مرزا، گیارہ سالہ بیٹی فرزانہ مرزا اور پانچ سالہ بیٹا عزیزم عرفان مرزا اپنی یادگار چھوڑ کر نماز فجر سے ذرا قبل بعمر 37 سال اپنے مولیٰ حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ مرحومہ کی میت جرمنی سے ربوہ پاکستان لائی گئی جہاں یکم اگست 2009ء کو محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین مکمل ہونے پر مکرم میر عبد الباسط صاحب نائب ناظر دعوت الی اللہ نے دعا کروائی۔

ٹھیک ایک ماہ بعد ان کی تیماردار چھوٹی بہن مکرمہ انیلا صاحبہ بھی زچگی کے دو دن بعد حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئیں۔ اللہ تعالیٰ دونوں مرحومین کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

میری یہ بہو میر شہلا برلاس بوجہ بیماری نڈھال ہونے سے قبل بعد از نماز فجر صبح کی سیر پر تینوں بچوں کے ساتھ التزام کے ساتھ روزانہ جایا کرتی تھی۔ مرحومہ خوش لباس، سلیقہ شعار، خوش گفتار اور باغ و بہار طبیعت کی مالک ہونے کی وجہ سے اپنوں اور غیروں سب کے دل موہ لیا کرتی تھی۔ معاملہ فہم، زیرک، سادہ مزاج، خوش اخلاق، خلافت کی فدائی اور خلافت کے ساتھ والہانہ اور گہرا تعلق رکھنے والی تھی۔ بے سہارا، یتیم، غریبوں کی ہمدردی، ان کے دکھ درد میں خلوص دل سے شریک ہو کر اور بے لوث خدمت کر کے فرحت محسوس کیا کرتی تھی۔ غریب پروری کے علاوہ بلا امتیاز ہر کسی سے محبت اور ہر ایک کی غمگسار، ہمسایوں سے اچھے تعلقات اور ہر نئی ڈش تیار ہونے پر ان سب کے ہاں بطور تحفہ بھجواتی تھی۔ ہالینڈ اور جرمنی کے جلسہ ہائے سالانہ میں شامل ہونے والے عزیز و اقارب کو اپنے ہاں ٹھہراتی، ان کی پسند کے مطابق کھانے تیار کر کے ہر ممکن انہیں سہولت پہنچانے میں فرحت محسوس ہونے پر خوشی سے چہرہ گلنار ہو جاتا۔

ہر ممکن صوم و صلوٰۃ کی پابندی کرتی اور ہر سہ بچوں کو ہر وقت باجماعت نماز کی ادائیگی کی تلقین کرتی رہتی۔ باقاعدگی سے خوش الحانی سے تلاوت قرآن کریم کرتی اور بچوں سے بھی ناشتہ سے قبل تلاوت قرآن کریم ضرور کرواتی یہاں تک کہ اپنے خاوند محترم کو بھی اس چیز کا عادی بنا دیا تھا۔ رمضان میں تلاوت قرآن کریم کے کئی کئی دور مکمل کرتی اور اپنے میاں مکرم مرزا حمید برلاس سے کم از کم تین دور ضرور مکمل کرواتی۔ اسی طرح کئی غیر از جماعت بچوں اور عورتوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھایا اور بوڑھی عورتوں کو ان کی رہائش گاہ پر جا کر پڑھایا کرتی تھی۔

خلفاء سلسلہ کی طرف سے وقتاً فوقتاً عطا ہونے والے تبرکات کی جان سے بڑھ کر حفاظت کرتی رہیں۔

بڑے اخلاص سے جماعتی سرگرمیوں اور فنکشنز میں حصہ لیتی رہی۔ مقامی اور مرکزی تحریکات بالخصوص یکصد بیوت الذکر کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی اور دوسروں کو بھی بطریق احسن حصہ لینے کی تحریک کرتی رہی۔ ہر ایک سے ہمدردی اور نیک سلوک کی وجہ سے اپنوں اور غیروں میں ہردلعزیز اور مقبول تھی۔ تحریک جدید اور وقف جدید کے نئے سال کا اعلان ہوتے ہی وعدہ کے ساتھ ہی ادائیگی کا اہتمام کرتی رہی اور اپنے بچوں کے ہاتھوں ان کے وعدہ کی ادائیگی کرواتی رہی تا انہیں اہمیت واحساس راسخ ہو جائے۔

باوجود اس کے کہ بیماری سے دوچار تھی، عیادت کے لئے آنے والوں کا اٹھ کر استقبال کرتی رہی۔ والد، والدہ، دادی اور دیگر رشتہ داروں کا ہر درجہ کا احترام کرتے ہوئے مسکراتے ہوئے چہرہ سے استقبال کرتی۔ آخر پر احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرماتے ہوئے غریق رحمت کرے۔ لواحقین، ہر سہ بچگان اور خاوند مکرم مرزا حمید برلاس صاحب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار روزنامہ الفضل کی وساطت سے ان تمام احباب کا ازحد ممنون ہے جو ہمارے اس غمزدہ موقع پر خود تشریف لا کر ہمارے غم میں شریک ہوئے یا اندرون و بیرون ملک سے جنہوں نے بذریعہ فیکس یا فون ہماری ڈھارس بندھائی۔ اللہ تعالیٰ ان تمام جملہ افراد کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

محمد طاہر ندیم صاحب۔ عربی ڈیسک یو۔ کے

مصالح العرب۔ عرب اور احمدیت

(قسط دوم)

اوّل ابدال الشام

حضرت محمد سعید الشامی الطرابلسی

مکرم السید محمد سعید الشامی صاحب کا ذکر خیر ہوا ہے تو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان کے جس قدر حالات ہمارے لٹریچر سے میسر آسکے ہیں یہاں درج کردیئے جائیں۔

آپ حضرت مسیح موعود کے الہامات کے مطابق ابدال الشام میں سے پہلے صالح انسان تھے جنہیں حضرت مسیح موعود کی بیعت کا شرف حاصل ہوا۔

آپ نہایت درجہ بزرگ اور نابغہء روزگار عالم تھے، فخر الشعراء اور مجد الأدباء کے ناموں سے یاد کئے جاتے تھے اور طرابلس کے رہائشی تھے جو کہ بیروت سے تیس کوس کے فاصلے پر ہے۔ آپ طرابلس سے براستہ کراچی کرنال گئے، وہاں سے دہلی بغرض علاج حکیم اجمل خان دہلوی کے پاس گئے اور دہلی کے مشہور مدرسہ فتح پوری میں علوم عربیہ کی تدریس کے فرائض بجالاتے رہے۔

حضرت حافظ محمد یعقوب حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے جو ڈیرہ دُون میں رہتے تھے۔ آپ کے ساتھ حضرت محمد سعید صاحب کا تعارف ہوا۔ ایک دفعہ آپ محترم حافظ صاحب کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حافظ صاحب نے آئینہ کمالات اسلام (جس کا عربی حصہ التبلیغ کے نام سے شائع ہوا) میں مندرجہ آنحضرت ﷺ کی شان اقدس میں نعتیہ قصیدہ سے آپ کا تعارف کروایا جسے پڑھ کر آپ بے ساختہ پکار اٹھے کہ:

''عرب بھی اس سے بہتر کلام نہیں لا سکتے''۔

ازاں بعد آپ کو سیالکوٹ جانے کا اتفاق ہوا جہاں آپ کی ملاقات حضرت میر حسام الدین سے ہوئی جنہوں نے آئینہ کمالات اسلام کے عربی حصہ کی بابت گفتگو کے دوران اس کا ردّ لکھنے پر ایک ہزار روپیہ دینے کا وعدہ کیا۔ اس ملاقات میں حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی بھی موجود تھے جن سے حضرت محمد سعید صاحب الشامی نے حضرت اقدس مسیح موعود کے بارہ میں معلومات اور تعارف حاصل کیا۔

التبلیغ کی عربی زبان کا سحر اور نعتیہ قصیدہ کی ادبی بلاغت اور معانی کے بحر زخار نے آپ کی سوچ میں تلاطم برپا کردیا اور آپ کشاں کشاں قادیان چلے آئے۔

آپ تقریباً سات ماہ تک تحقیق میں مصروف رہے۔ حضرت اقدس کو نہایت قریب سے دیکھا اور حضور کے علمی فیضان سے متمتع ہوئے اور بالآخر بعض مبشر رویا کی بناء پر سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوگئے۔

حضرت محمد سعید صاحب الشامی نے دو کتابیں تصنیف کیں۔ ایک ''الإنصاف بین الأحباء'' اور دوسری ''إیقاظ الناس'' ہے۔

آپ کے حضرت اقدس کی صحبت میں رہنے کے ایام میں چند ایمان افروز واقعات کا ذکر ملتا ہے جو ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:

۞...... حضرت محمد سعید صاحب الشامی ایک دفعہ اپنے حجرہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ دھوبی آپ کے دھلے ہوئے کپڑے لایا۔ آپ کے دل میں خیال گزرا کہ اگر حضرت مسیح موعود اس وقت موجود ہوتے تو اسے اُجرت دے دیتے۔ عین اسی لمحہ جب حضرت محمد سعید صاحب الشامی یہ بات سوچ رہے تھے کہ یکا یک حضور رونق افروز ہوئے اور اپنے دست مبارک سے دھوبی کو اس کی مطلوبہ رقم مرحمت فرمادی۔

۞...... ایک امر شرعی نے آپ کو سخت مشکل میں ڈال رکھا تھا اور اس بارہ میں اکثر احباب تشفی کرانے سے قاصر تھے۔ حضرت محمد سعید صاحب الشامی کا خیال تھا کہ حضرت مسیح موعود نماز ظہر کے لئے تشریف لائیں گے تو آپ سے دریافت کروں گا۔ آپ نے ظہر کی نماز میں آتے ہی فرمایا کہ جس مسئلہ نے آپ کو اور دیگر حضرات کو الجھن میں مبتلا کر رکھا ہے اس کا حل یہ ہے۔ حالانکہ آپ نے اس بارہ میں حضرت مسیح موعود سے قطعاً کوئی ذکر نہیں کیا تھا۔

(عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 167۔ مطبوعہ روزنامہ الفضل ربوہ 21 جولائی 2001ء، صداقت حضرت مسیح موعود تقریر جلسہ سالانہ 1964ء، ذکر حبیب صفحہ 42، بحوالہ تین سو تیرہ رفقاء صدق وصفا از نصر اللہ خان ناصر وعاصم جمالی صفحہ 101-103)

حضرت مسیح موعود نے انجام آتھم کے آخر میں تین سو تیرہ رفقاء کی جو فہرست دی ہے اس میں آپ کا نام 55 نمبر پر مذکور ہے۔

۞...... حضور نے اپنی کتاب ''سچائی کا اظہار'' میں حضرت شامی صاحب کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا ہے:

''ایک فاضل عرب کی اس عاجز کی کتاب آئینہ کمالات اسلام اور تبلیغ کے اعلیٰ درجہ کی بلاغت پر گواہی جو ایک بلدہ عظیمہ میں تعلیم ادب وغیرہ کے مدرس ہیں۔

اخی مکرم مولوی حافظ محمد یعقوب صاحب سلّمہٗ۔ ڈیرہ دون سے لکھتے ہیں کہ مَیں ایمان لاتا ہوں اس بات پر کہ آپ امام زمانہ ہیں، مؤید من اللہ ہیں۔ علماء کو اللہ تعالیٰ نے ضرور آپ کا شکار بنایا ہے یا غلام۔ آپ کا مخالف کبھی کامیاب نہ ہوگا۔ مجھے اللہ تعالیٰ آپ کے خادموں میں زندہ رکھے اور اسی میں مارے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ ایک عرب عالم اس وقت میرے پاس بیٹھے ہیں۔ شامی ہیں، سیدی ہیں، بڑے ادیب ہیں۔ ہزاروں اشعار عرب عاربہ کے حفظ ہیں۔ ان سے آپ کے بارے گفتگو ہوئی وہ عالم متبحر اور میں عامی محض۔ مگر توفّی کے معنے میں کچھ بن نہ پڑا۔ آپ کی عبارت ''آئینہ کمالات اسلام'' جو عربی ہے ان کو دکھائی گئی۔ کہا واللہ ایسی عبارت عرب نہیں لکھ سکتا ہندوستانی کو تو کیا طاقت ہے۔ قصیدہ نعتیہ دکھایا۔ پڑھ کر رو دیا۔ اور کہا خدا کی قسم مَیں نے اس زمانہ کے عربوں کے اشعار کو کبھی پسند نہیں کیا اور ہندیوں کا تو کیا ذکر ہے مگر ان اشعار کو حفظ کروں گا۔

مَیں یقین رکھتا ہوں کہ یہ کلام ربّانی اور تائید سبحانی کا اعجاز ہے آدمی کا کام نہیں۔ مَیں نے حضرت کو اپنی جان اور اپنی اہل اور اولاد میں مالک کردیا۔

(سچائی کا اظہار، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 75-76)

۞......اسی طرح آپ نے اپنی کتاب ''سچائی کا اظہار'' میں حضرت شامی صاحب کا ایک خط اور اس پر حضور کا جواب بھی عربی زبان میں درج فرمایا ہے جو اپنی ذات میں عربی ادب کا ایک شہ پارہ معلوم ہوتا ہے۔ اس خط کا خلاصہ قارئین کی نظر کیا جاتا ہے۔

سب سے پہلے انہوں نے حضور کو مخاطب کرنے کا سحر انگیز طریق اختیار کیا ہے عرض کرتے ہیں:

اے وہ عظیم الشان وجود کہ جس کے اوصاف حمیدہ کے بارہ میں مجھے نسیم شوق نے آگاہی دی ہے، اور اے وہ ہستی کہ جس کے فیوض کے عطر سے نرگس کے پھولوں نے مہک مستعار لی ہے۔

پھر دعا گو ہوتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

اللہ کرے کہ حضور کے نجات کے سفینے علوم وفنون کے سمندروں میں محو سفر رہیں۔ اور لوگوں کے سر آپ کے بلند و بالا مرتبہ کے سامنے جھکے رہیں۔ اور زبانیں آپ کے محاسن کی گواہی دیتی رہیں۔

پھر لکھتے ہیں کہ: میرا آپ سے ملنے کا شوق ناقابل بیان ہے۔ مجھے قضا وقدر نے ملک ملک پھراتے ہوئے اس علاقے میں لا پھینکا اور ایک شفیق بھائی مولوی محمد یعقوب سے ملایا۔ اس کے ساتھ باتوں میں آپ کا ذکر چل نکلا اور جب آپ کے اخلاق ومحاسن سے آگاہی ہوئی تو آپ سے ملاقات کی جستجو پیدا ہوگئی۔ لیکن راہ کی تکلیف، گرمی کی تپش، تہی دستی، اور قلت زاد جیسے امور میری راہ میں حائل ہیں۔

اس کے آگے انہوں نے دو شعروں میں اپنی حالت کا نقشہ کھینچا ہے جن کا ترجمہ ہے:

اگر مجھے قوت پرواز ہوتی تو مَیں وفور شوق سے آپ کی طرف اڑتا چلا جاتا اور کبھی گریز نہ کرتا۔ لیکن کیا کروں کہ میرے پر کٹے ہوئے ہیں اور پر کٹا پرندہ کیسے پرواز کرسکتا ہے۔

تاہم جب تک قدم آپ کی طرف چل کے نہیں جا سکتے تب تک قلم سے ہی یہ پیاس بجھاتا ہوں کیوں کہ خط بھی تو آدھی ملاقات ہے اور ویسے بھی جب پانی میسر نہ آسکتا ہو تو اس کے متبادل کو ہی اختیار کرنا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود نے ان کے اس خط کے جواب میں اعلیٰ درجہ کی فصیح وبلیغ عربی زبان میں خط لکھا جس کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

''اے میرے پیارے اور مخلص مجھے تمہارا نامہ گرامی ملا۔ اسے کھول کر دیکھا اور اس کے مندرجات کو پڑھا تو پتہ چلا کہ یہ ایک سچے، پارسا، صاحب فہم و عقل اور صائب الرائے، صاحب بصیرت ناقد دوست کی طرف سے اس عاجز کے نام آیا ہے جسے تکفیر کا نشانہ بنایا گیا ہے اور ہر چھوٹا بڑا اسے چھوڑ کر الگ ہو گیا ہے۔ ایسی حالت میں آپ جیسا تسلی دینے والا فاضل عربی محبّ عطا ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جس نے مجھے آپ جیسے شرفاء کی محبت کی بشارت دی ہوئی ہے۔ مَیں نے عرب ممالک اور شام بھجوانے کے لئے ایک کتاب لکھی ہے تا مَیں ان معزز لوگوں کی طرف سے مدد پاؤں۔ ان بابرکت ایام میں آپ کا خط ملا تو مَیں نے اسے عرب ممالک کے اثمار میں سے پہلا ثمر خیال کیا۔ اور اسے شرق وغرب کی اصلاح کے کام کے لئے نیک فال کے طور پر لیا۔ اور میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ خدا تعالیٰ مجھے تمہارے ممالک میں لے جائے تا میں آپ لوگوں کے دیدار سے متمتع ہو سکوں۔......

مَیں نے یہ دکھ درد آپ کے سامنے اس لئے بیان کئے ہیں کہ تا آپ کو...... کی کمزور حالت پر رحم آئے۔ مَیں آپ کو نیک اور مخلص نوجوان سمجھتا ہوں۔ آپ نے اپنے الفاظ سے مجھے خوش کردیا ہے اور پیار بھری باتوں سے اس عاجز مورد طعن وملامت کو تسلی دی ہے۔ اللہ آپ کو اس کی بہترین جزا عطا فرمائے اور آپ پر رحم فرمائے۔ وہی سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے''۔

(سچائی کا اظہار، روحانی خزائن جلد 6 ص 77-78)

حضرت مسیح موعود کے قلم مبارک سے آپ کے اوصاف کا بیان

۞......آپ فرماتے ہیں:

''اور مَیں نے ان کتابوں (التبلیغ، تحفہ بغداد، کرامات الصادقین، حمامة البشریٰ۔ ناقل) کو صرف زمین عرب کے جگر گوشوں کے لئے تالیف کیا ہے۔ اور میری بڑی مراد یہی تھی کہ ان مقدس جگہوں اور مبارک شہروں میں میری کتابیں شائع ہوجائیں۔ پس مَیں نے دیکھا کہ کتابوں کا ان ملکوں میں شائع ہونا ایک ایسے نیک انسان کے وجود کی فرع ہے جو شائع کرنے والا ہو......... سو مَیں تضرع کے ہاتھ اٹھاتا اور دعائیں عاجزی سے کرتا تھا کہ یہ آرزو اور مراد میرے لئے حاصل اور متحقق ہو یہاں تک کہ میری دعا قبول ہو گئی اور میری طرف خدا کا فضل ایک ایسے آدمی کو کھینچ لایا جو صاحبِ علم اور فہم اور مناسبت تھا اور نیک بختوں میں سے تھا۔ اور مَیں نے اس کو پاک اصل اور پسندیدہ

خلق والا اور پاک فطرت والا اور دانا اور پرہیزگار پایا۔

سومَیں اس کی ملاقات سے جو میری عین مراد تھی خوش ہوا اور اپنی دعا کا پہلا پھل مَیں نے اس کو خیال کیا......۔اس مجمل بیان کی تفصیل یہ ہے کہ بلاد شام سے ایک جوان صالح خوشرو میرے پاس آیا، یعنی طرابلس سے، اور حکیم وعلیم اس کو میری طرف کھینچ لایا اور قریب سات مہینے کے یعنی اس وقت تک میرے پاس رہا اور مَیں نے فراست سے اس کے وجود کو باخیر دیکھا اور اس میں رُشد پایا اور اس کے چہرہ میں صلاحیت کے انوار پائے اور صلحاء کے نشان پائے۔ پھر مَیں نے اس کے حال اور قال میں غور کی اور اس کے ظاہر اور باطن میں تفحص کیا اور اس نور اور الہام کے ساتھ دیکھا جو مجھ کو عطا کیا گیا ہے۔ سومَیں نے مشاہدہ کیا کہ وہ حقیقت میں نیک ہے اور متانت عقل اس کو حاصل ہے اور آدمی نیک بخت ہے جس نے جذبات نفس پر لات ماری اور ان کو الگ کر دیا ہے اور ریاضت کش انسان ہے۔ پھر خدا نے اس کو کچھ حصہ میری شناخت کا عطا کیا، سو وہ بیعت کرنے والوں میں داخل ہوگیا۔ اور خدا تعالیٰ نے ہماری معرفت کی باتوں میں سے ایک عجیب دروازہ اس پر کھول دیا۔ اور اس نے ایک کتاب تالیف کی جس کا نام ''ایقاظ الناس'' رکھا اور وہ کتاب اس کے وسعت معلومات پر دلیل واضح ہے اور اس کی رائے صائب پر ایک روشن حجت ہے اور وہ کتاب ہر ایک مباحث کے لئے ہر ایک میدان میں کفایت کرتی ہے۔ اور جب اس نے اس کتاب کا تالیف کرنا شروع کیا تو بہت سی کتابیں حدیث اور تفسیر کی جمع کیں اور ہر ایک امر میں پوری غور کی سو یہ کتاب اس کے فکروں کا ایک دودھ اور اس کی نظروں کا ایک نور ہے اور عارف کی علامت اس کی معرفت کی باتیں ہی ہوتی ہیں۔ اور جب میں نے اس کی کتاب کو پڑھا اور صفحہ صفحہ کر کے اس کے باب دیکھے اور اس کی چادر اٹھائی تو مَیں نے اس کے بیان کو ملیح پایا اور اس کی شان کی مَیں نے تعریف کی اور مَیں نے اس میں کوئی ایسی بات نہ پائی جو اس کو بٹہ لگائے۔ اور مَیں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس کی کتاب کو میری کتابوں کے ساتھ شائع کرے اور اس میں قبولیت رکھ دیوے اور اس میں اپنی روح داخل کرے اور بعض دل پیدا کرے جو اس کی طرف جھک جاویں۔ اور اس کے مؤلف کو دونوں جہانوں میں بدلہ دے اور اس کے مقاصد میں برکت ڈالے اور اس کو مقبولوں میں داخل کرے۔ اور جب وہ اپنی تالیف سے فارغ ہوا تو اس کے اخلاص نے اس کو اس بات پر آمادہ کیا کہ ہماری معرفت کی باتوں کو اپنے وطن کے علماء تک پہنچاوے اور ہماری خبریں ان میں پھیلاوے۔ اور منادی بن کر ہر ایک طرف آوازیں پہنچاوے اور کتابوں کو شائع کرے تا ان لوگوں پر حقیقت کھل جاوے اور یہ وہی مراد ہے جس کے لئے ہم دن رات دعائیں کرتے تھے۔

اور مَیں دیکھتا ہوں کہ یہ شخص اپنے قول اور وعدہ میں مرد صادق ہے۔ بیہودہ کلام سے پرہیز کرتا ہے۔ اور زبان کو ہر ایک چراگاہ میں مطلق العنان نہیں چھوڑتا اور خدا تعالیٰ نے ہماری محبت اس کے دل میں ڈال دی۔ سو ہم سے وہ محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے۔ جو کچھ اس نے کہا اور وعدہ کیا میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ اس کا اہل ہے اور جیسا کہ کہا ویسا ہی کرے گا اور میں امید رکھتا ہوں کہ خدا اس کو ہمارے بیج کی نشوونما اور تروتازگی کا باعث کرے اور ہمارا دودھ اس کے ذریعہ سے خوشگوار ہو جاوے۔ اور خدا سب مسبّبوں سے نیک تر ہے۔ اور مَیں نے دیکھا کہ یہ شخص ریاضت کش اور صابر ہے شکوہ اور جزع فزع اس کی سیرت نہیں اور میں نے بارہا دیکھا کہ یہ شخص ادنیٰ چیزوں کے کھانے پر کفایت کرتا ہے اور ایسا ہی ادنیٰ ملبوسات پر اگر لحاف نہ ہو تو اس کو مانگتا نہیں بلکہ دھوپ میں بیٹھنے اور آگ سینکنے سے گذارہ کر لیتا ہے اور تکلیف اٹھا کر اپنے تئیں سوال سے باز رکھتا ہے۔ مَیں نے اس میں فروتنی اور حلم اور انابت اور نرمیٔ دل کو پایا اور خدا بہتر جانتا ہے اور وہ اس کا حسیب ہے۔ مَیں نے جو دیکھا سو کہا۔ پس خدا کی رحمت سے کچھ تعجب مت کرو کہ وہ اس شخص کی سعی سے ان حرجوں کو اٹھاوے جو ہمیں پہنچ گئے۔ اور خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے جس بات کو وہ چاہے کوئی اس کو روک نہیں سکتا اور جو کچھ وہ دیوے کوئی اس کو رد نہیں کر سکتا۔ وہ اپنے دین کا حافظ اور تمام ان لوگوں کی مدد کرتا ہے جو اس کے دین کی مدد کریں۔

اور بھائیو یہ بھی تمہیں معلوم رہے کہ دیار عرب میں کتابوں کے شائع کرنے کا معاملہ اور ہماری کتابوں کے عمدہ مطالب عرب کے لوگوں تک پہنچانا کچھ تھوڑی سی بات نہیں بلکہ ایک عظیم الشان امر ہے اور اس کو وہی پورا کر سکتا ہے جو اس کا اہل ہو۔ کیونکہ یہ باریک مسائل جن کے لئے ہم کافر ٹھہرائے گئے اور جھٹلائے گئے کچھ شک نہیں کہ وہ عرب کے علماء پر بھی ایسے سخت گزریں گے جیسا کہ اس ملک کے مولویوں پر سخت گزر رہے ہیں۔ بالخصوص عرب کے اہل بادیہ کو تو بہت ہی ناگوار ہوں گے کیونکہ وہ باریک مسائل سے بے خبر ہیں اور وہ جیسا کہ حق سوچنے کا ہے سوچتے نہیں اور ان کی نظریں سطحی اور دل جلد باز ہیں مگر ان میں قلیل المقدار ایسے بھی ہیں جن کی فطرتیں روشن ہیں اور ایسے لوگ کم پائے جاتے ہیں۔

سو ان مشکلات کی وجہ سے جو تم سن چکے مصلحت دینی نے تقاضا کیا جو اس کام کے لئے ہم اس عالم مذکور کو منتخب کریں جس کا نام محمد سعیدی النشار الحمیدی الشامی ہے اور کچھ شک نہیں کہ اس کا وجود اس مہم کے لئے ازبس غنیمت ہے اور اس کا اس جگہ آنا خدا تعالیٰ کے فضل میں سے ہے اور وہ نیک دل اور بہت اچھا آدمی ہے اور اس طرف ضرورت بھی سخت ہے پس شاید خدا اس کے ہاتھ پر ہمارے کام کی اصلاح کرے اور وہ اس تقریب سے اپنے وطن میں پہنچ جاوے اور سفر کی سخت مشقتوں سے نجات پاوے اور وطن اور دوستوں کی جدائی سے بھی رہائی ہو اور تم کو خدا تعالیٰ سے اجر ملے۔ اور مَیں نے صرف اللہ کے لئے یہ باتیں کی ہیں اور مَیں نے امانت سے نصیحت کرنے والا ہوں اور وہ لوگ جن کا یہ گمان ہے کہ عرب کے لوگ قبول نہیں کریں گے اور نہ سنیں گے پس ہمارے پاس اس نادانی کا بجز اس کے اور کوئی جواب نہیں کہ ہم ان کے اس خیال پر لاحول پڑھیں اور ان کی سمجھ پر اِنَّا لِلّٰہ کہیں۔ کیا انہیں جانتے کہ عرب کے لوگ حق کے قبول کرنے میں ہمیشہ اور قدیم زمانہ سے پیش دست رہے ہیں بلکہ وہ اس بات میں جڑ کی طرح ہیں اور دوسرے ان کی شاخیں ہیں۔ پھر ہم کہتے ہیں کہ یہ ہمارا کاروبار خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک رحمت ہے اور عرب کے لوگ الٰہی رحمت کے قبول کرنے کے لئے سب سے زیادہ حقدار اور قریب اور نزدیک ہیں اور مجھے خدا تعالیٰ کے فضل کی خوشبو آ رہی ہے۔ سو تم نومیدی کی باتیں مت کرو اور ناامیدوں میں سے مت ہو جاؤ اور بدگمانیوں میں مت پڑو اور بعض ظن گناہ ہیں۔ سو تم ایسے ظن مت کرو جن سے بدگمان انسان کی ایمانی زمین ہل جاتی ہے اور نیت صالحہ میں جنبش آ جاتی ہے اور شیطانی وساوس بڑھتے ہیں۔ اور خدا کے توکل پر کھڑے ہو جاؤ اور کوئی نیکی کر لو جو کر سکتے ہو اور اپنے بھائی کے لئے کچھ زاد سفر بہم پہنچاؤ جو اس کے سفر بحری اور بری کے لئے کافی ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو اور تمہیں توفیق دے اور بہتر توفیق دہندہ ....اور چاہئے کہ بھیجنے والے کے لئے جلدی کریں کیونکہ وقت تنگ ہے اور مہمان عزیز سفر کو تیار ہے اور ہم پر واجب ہو چکا ہے کہ جو غفلت میں ہیں ان کو بہت جلد متنبہ کریں۔ پس مناسب نہیں کہ تم سستی کر کے بیٹھے رہو بعد اس کے جو میں نے اس امر کی ضرورت بیان کر دی۔ پس تم مدد کے لئے آگے قدم بڑھاؤ اور مت پیچھے ہٹو اور ہاتھوں کو جھاڑ و تا مدد دیئے جاؤ اور خدا تعالیٰ کی راہ میں ایک دوسرے سے سبقت کرو''۔

(اردو ترجمہ نور الحق۔ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 19 تا 29)

سیرۃ المہدی کی بعض روایات میں حضرت محمد سعید الشامی صاحب کے حوالے سے بعض روایات کا ذکر ملتا ہے جس سے حضرت مسیح موعود کی سیرت طیبہ کے بعض پہلوؤں پر روشنی پڑتی ہے، یہ روایات درج ذیل ہیں:

❁ ''منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک شخص محمد سعید صاحب عرب تھے اور وہ داڑھی منڈوایا کرتے تھے۔ جب وہ قادیان میں زیادہ عرصہ رہے تو لوگوں نے انہیں داڑھی رکھنے کے لئے مجبور کیا۔ آخر انہوں نے داڑھی رکھ لی۔ ایک دفعہ میرے سامنے عرب صاحب نے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں عرض کی کہ حضور میری داڑھی دیکھیں ٹھیک ہے۔ آپ نے فرمایا اچھی ہے اور پہلے کیسی تھی۔ گویا آپ کو یہ خیال ہی نہ تھا کہ پہلے یہ داڑھی منڈایا کرتے تھے۔''

(سیرۃ المہدی روایت نمبر 1105)

❁ منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دن محمد سعید صاحب عرب نے حضرت مسیح موعود سے اپنی داڑھی کے متعلق پوچھا۔ اُس وقت ایک شخص نے عرض کی کہ حضور داڑھی کتنی لمبی رکھنی چاہئے۔ آپ نے فرمایا کہ میں داڑھیوں کی اصلاح کے لئے نہیں آیا۔ اس پر سب چپ ہو گئے۔ (سیرۃ المہدی روایت نمبر 1106)

❁ میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک عرب غالباً اس کا نام محمد سعید تھا۔ قادیان میں دیر تک رہا تھا۔ ایک روز حضور بعد نماز بیت مبارک میں حاضرین بیت میں بیٹھے ہوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک فرما رہے تھے کہ اس عرب کے منہ سے یہ فقرہ نکل گیا کہ ''رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غریب تھے۔'' پس عرب کا یہ کہنا ہی تھا کہ حضور کو اس قدر رنج ہوا کہ چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور محمد سعید عرب پر وہ جھاڑ ڈالی کہ وہ متحیر اور مبہوت ہو کر خاموش ہو گیا اور اس کے چہرہ کا رنگ فق ہو گیا۔ فرمایا کہ ''کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غریب تھا جس نے ایک رومی شاہی ایلچی کو اُحد پہاڑ پر سارا کا سارا مال مویشی عطا کر دیا تھا وغیرہ۔ اس کو مال دنیا سے لگاؤ اور محبت نہ تھی''۔ (سیرۃ المہدی روایت نمبر 1246)

ایک روایت اور وضاحت

حضرت مفتی محمد صادق صاحب لکھتے ہیں:

غالباً 1894ء کے قریب دو عرب شامی جو علوم عربیہ کے ماہر اور فاضل تھے قادیان آئے، ایک عرصہ حضرت مسیح موعود کی صحبت میں رہے۔ ہر دو کا نام محمد سعید تھا اور طرابلس علاقہ شام کے رہنے والے تھے۔ ان میں سے ایک صاحب شاعر بھی تھے۔ مالیر کوٹلہ میں ایک ہندوستانی لڑکی سے حضرت نواب محمد علی نے شادی کروا دی۔ دوسرے محمد سعید نے ایک رسالہ حضرت مسیح موعود کی تائید میں تصنیف کیا تھا اور وہ حضرت مسیح موعود کی ایک تحریر جو بصورت رسالہ چھپی تھی لے کر اپنے وطن ملک شام سلسلہ کی دعوت الی اللہ کے واسطے چلے گئے۔ (ذکر حبیب صفحہ 42)

اسی مضمون کی سیرۃ المہدی کی ایک روایت یوں ہے:

''حافظ نور محمد صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں ایک نوجوان عرب جو حافظ قرآن اور عالم تھا، آ کر رہا اور آپ کی تائید میں اس نے ایک عربی رسالہ بھی تصنیف کیا۔ حضرت مسیح موعود نے اس کی شادی کا فکر کیا۔ میرے گھر کے ایک حصہ میں میرے استاد حافظ محمد جمیل صاحب رہا کرتے تھے۔ ان کی بیوی کی ایک ہمشیرہ نوجوان تھی۔ حضرت صاحب نے ان کو رشتہ کے لئے فرمایا۔ انہوں نے جواباً عرض کیا کہ لڑکی کے والد سے دریافت کرنا ضروری ہے۔ لیکن مَیں حضور کی تائید کروں گا۔ اتنے میں خاکسار حسب عادت قادیان گیا۔ جب مَیں نے بیت مبارک میں قدم رکھا۔ تو اس وقت حضرت صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم اور وہ عرب صاحب موجود تھے۔ حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ ''هٰذَا رَجُلٌ حَافِظُ نُوْر مُحَمَّد'' اور حضور نے فرمایا۔ کہ میاں نور محمد آپ عرب صاحب کو

ہمراہ لے جائیں اور وہ لڑکی دکھلا دیں۔ بعد نماز ظہر مَیں عرب صاحب کو ساتھ لے کر فیض اللہ چک کو روانہ ہوا۔ آپ کے ارشاد کے ماتحت کارروائی کی گئی۔ مگر انہوں نے پسند نہ کیا اور حضرت مسیح موعود نے ان کی شادی مالیر کوٹلہ میں کرادی۔''

(سیرۃ المہدی روایت نمبر 508)

حضرت مفتی صاحب کی تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ دو محمد سعید نامی عرب احمدی ہوئے تھے۔ ایک شاعر تھے جو شادی کر کے ہندوستان میں ہی رہ گئے۔ جبکہ دوسرے وہ ہیں جنہوں نے حضور کی تائید میں ایقاظ الناس رسالہ لکھا اور بعد ازاں اپنے وطن ملک شام سلسلہ کی اشاعت کے واسطے چلے گئے۔ لیکن سیرۃ المہدی کی روایت سے پتہ چلتا ہے کہ ایقاظ الناس رسالہ لکھنے والے محمد سعید صاحب کی شادی ہندوستان میں ہوئی۔

حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب نور الحق میں جس محمد سعید الشامی کا ذکر کیا ہے وہ رسالہ ایقاظ الناس کے مصنف ہیں اور آپ نے ان کے شاعر ہونے کا ذکر نہیں فرمایا، اسی طرح مکرم مولوی حافظ محمد یعقوب صاحب آف دیرہ دون نے جب آپ کا ذکر حضرت مسیح موعود کی خدمت میں ارسال کیا تو لکھا کہ شامی ہیں، سید ہیں، بڑے ادیب ہیں۔ ہزاروں اشعار عرب عاربہ کے حفظ ہیں۔ لیکن یہ نہیں لکھا کہ آپ خود بھی بڑے شاعر ہیں۔

ان تمام روایات اور حقائق پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ محمد سعید الشامی الطرابلسی جو کچھ عرصہ رہ کر اشاعت کی غرض سے واپس اپنے ملک چلے گئے وہ بڑے ادیب فاضل اور عالم بزرگ تھے جنہوں نے حضور کی تائید میں ایقاظ الناس رسالہ لکھا۔ جبکہ دوسرے محمد سعید صاحب شاعر تھے جن کی شادی پٹیالہ میں ہوئی۔

شاید نام کی مماثلت اور ایک ہی ملک سے تعلق رکھنے کی وجہ سے سلسلہ کے لٹریچر میں اکثر اوقات ایک ہی محمد سعید الشامی کو جملہ صفات کا حامل قرار دیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں یہ بات بھی قرین قیاس ہے کہ ایقاظ الناس رسالہ کے مصنف محمد سعید الشامی صاحب شاعر بھی ہوں اور ان کے اوصاف و واقعات اس لئے محفوظ رہ گئے کیونکہ یہ حضرت مسیح موعود کی دعا کا ثمرہ بنے اور بعد میں اپنے ممالک میں حضور کی کتب شائع کرنے کی کوششیں کرتے رہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حضرت عبداللہ عرب صاحب

آپ کا زمانہ بیعت بھی 1891ء سے 1893ء کے درمیانی عرصہ کا ہے کیونکہ آپ کا ذکر حضرت اقدس نے حَمَامَۃُ الْبُشْریٰ میں فرمایا ہے جو کہ 1893ء کی تصنیف ہے۔

آپ بہت بڑے تاجر تھے اور بلاد سندھ کے ایک بہت مشہور پیر جن کا نام پیر صاحبِ علم تھا کے مرید خاص بنے ہوئے تھے۔ ان پیر صاحب کے پیروکاروں کی تعداد ایک لاکھ سے زائد تھی۔ ان پیر صاحب کو خواب میں زیارت ہوئی تو انہوں نے حضرت مسیح موعود کے بارہ میں دریافت کیا کہ کیا یہ شخص سچا ہے یا جھوٹا؟ اس پر ......انہیں خواب میں جواب دیا کہ یہ سچا ہے اور خدا کی طرف سے ہے۔

اس پر ان پیر صاحب نے اپنے دو خاص مرید عبداللطیف اور عبداللہ عرب صاحب کو حضرت مسیح موعود کی خدمت میں بھیجا جو آپ سے فیروز پور میں ملے اور عرض کی کہ اس طرح ہمارے پیر صاحبِ علم نے خواب میں دیکھا ہے اور انہیں آپ کی صداقت میں ادنیٰ شک بھی نہیں رہا لہٰذا انہوں نے ہمیں آپ کی خدمت میں بھیجا تا یہ عرض کریں کہ ہم آپ کے حکم اور اشارہ کے غلام ہیں جیسے آپ ارشاد فرمائیں گے ہم ویسا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اگر آپ ہمیں یہ فرمائیں کہ جاؤ امریکا کی سرزمین کی طرف سفر کرو تو ہمیں اس میں ذرا بھی تامل نہیں ہوگا بلکہ آپ اس معاملہ میں ہمیں کامل اطاعت کرنے والا پائیں گے۔

(حمامۃ البشریٰ۔ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 309-310)

❁......حضرت عبد اللہ عرب صاحب حضرت مسیح موعود کے پاس آ کر رہے۔ ان کا سابقہ مسلک شیعہ تھا اور جب احمدیت قبول کی تو کئی دفعہ اپنے سابقہ عقیدہ پر بہت پشیمان ہوتے تھے۔

❁......ایک دفعہ انہوں نے اپنے تقیہ کے حالات حضرت مسیح موعود کی خدمت میں عرض کئے پھر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا جس نے ان کو نجات دی۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ:

''خدا تعالیٰ کا بڑا فضل ہے جب تک آنکھ نہ کھلے انسان کیا کرسکتا ہے''۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 173)

❁......حضرت اقدس کے ایماء پر عبداللہ عرب صاحب نے کشتی نوح کے چند اوراق کا ترجمہ عربی زبان میں کیا اور پھر حضرت اقدس کو سنایا تو حضرت اقدس نے فرمایا:

''اگر یہ مشق کر لیں کہ اُردو سے عربی اور عربی سے اردو ترجمہ کرلیا کریں تو ہم ایک عربی پرچہ یہاں سے جاری کردیں۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 166)

❁......سید عبد اللہ عرب صاحب نے ایک رسالہ ایک شیعہ علی حائری کے ردّ میں عربی زبان میں لکھا تھا جس کا نام سبیل الرشاد رکھا تھا، جب یہ رسالہ انہوں نے حضرت اقدس کو سنایا تو حضرت اقدس نے فرمایا کہ ساتھ ساتھ اُردو ترجمہ بھی کرتے جاؤ تا کہ تم کو مشق ہو مگر عرب صاحب کو جرأت نہ ہوئی کہ اتنی مجلس میں ترجمہ ٹوٹی پھوٹی اُردو میں سناویں۔ یہ رسالہ سن کر حضرت اقدس نے تعریف کی کہ:

''عمدہ لکھا ہے اور معقول جواب دیئے ہیں''۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 168-169)

❁......10ر ستمبر 1901ء کو سید عبد اللہ عرب صاحب نے حضرت مسیح موعود سے سوال کیا کہ مَیں اپنے ملک عرب میں جاتا ہوں وہاں میں ان لوگوں کے پیچھے نماز پڑھوں یا نہ پڑھوں؟

فرمایا: مصدقین کے سوا کسی کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔

عرب صاحب نے عرض کیا وہ لوگ حضور کے حالات سے واقف نہیں ہیں اور ان کو دعوت الی اللہ نہیں ہوئی۔

فرمایا: ان کو پہلے دعوت الی اللہ کر دینا پھر یا وہ مصدق ہو جائیں گے یا مکذّب۔

عرب صاحب نے عرض کیا کہ ہمارے ملک کے لوگ بہت سخت ہیں اور ہماری قوم شیعہ ہے۔

فرمایا: تم خدا کے بنو۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جس کا معاملہ صاف ہو جائے اللہ تعالیٰ آپ اس کا متولی اور متکفل ہو جاتا ہے۔ (از ملفوظات جلد 2 صفحہ 343)

''التبلیغ'' پر ایک برعکس ردّعمل

جب بھی مامورین خدا تعالیٰ کی طرف سے آتے ہیں تو ایک گروہ اسے خدا کی طرف سے ہدایت و راہنمائی سمجھ کر قبول کرتا ہے جبکہ دوسرا گروہ اسی سرزمین میں ہی اس تعلیم کو محض جھوٹ کا پلندہ تصور کرتا ہے اور انکار کردیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود کی کتاب ''التبلیغ'' کا بھی جہاں حضرت محمد سعید شامی صاحب پر اتنا گہرا اثر ہوا کہ وہ اس کی فصاحت و بلاغت اور روحانی معارف کے دیوانے ہوگئے، وہاں یہ کتاب بغداد سے حیدر آباد دکن میں آئے ہوئے ایک شخص السید عبد الرزاق قادری بغدادی صاحب نے بھی پڑھی اور اس کے بعد ایک اشتہار اور ایک خط عربی زبان میں لکھ کر حضور کو بھیجا جس میں آپ کے دعویٰ کو خلاف شریعت اور ایسے مدعی کو واجب القتل قرار دیا جبکہ آپ کی کتاب ''التبلیغ'' کو معارض قرآن قرار دیا۔

بغدادی صاحب نے اپنے اشتہار میں نہایت جارحانہ اور غلیظ زبان استعمال کی جس میں انہوں نے لکھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی پنجابی نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ مسیح موعود ہے، خدا اس سے کلام کرتا ہے اور اس کی بیعت حق ہے اور یہ کہ عیسیٰ وفات پاگئے ہیں۔ اس مضمون پر مشتمل اس کی کتاب آئینہ کمالات اسلام قرآن کی معارض اور شریعت محمدی کی توہین کے مترادف ہے۔ لہٰذا ایسے دجال اور مضل اور بطال وغیرہ کا علاج اس دنیا میں تلوار اور آخرت میں نار ہے۔ اس نے شریعت محمدیہ کی ہتک اور آنحضرت ﷺ اور عیسیٰ کی اہانت کی ہے۔ لہٰذا میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تین ماہ کے اندر اندر آئینہ کمالات اسلام کے ہر ہر حرف اور ہر ہر سطر کا کافی وشافی جواب لکھوں گا اور اپنی کتاب کا نام ''کشف الضال والظلام عن مرآۃ کمالات الإسلام'' رکھوں گا۔ اور اس کی کتاب کو عراق اور بغداد میں بھیج کر وہاں کے علماء کا فیصلہ لوں گا تا کہ اس فساد کی جڑ کا مکمل خاتمہ کیا جائے۔

28 ذی الحجہ 1310 ہجری کو بغدادی صاحب نے اپنے اس اشتہار کے ساتھ جو خط حضور کی خدمت میں ارسال کیا اس کی زبان اشتہار کی نسبت بہت نرم تھی بلکہ اس میں حضور کو الأجلّ والمُطاع المبجَّل العالم الفاضل والمجتہد الکامل، وغیرہ کے القاب سے مخاطب کیا۔ اس میں انہوں نے مزید لکھا کہ مَیں نے آپ کی کتاب پڑھی ہے اور اس کا جواب آپ سنیں گے نہیں بلکہ پڑھ لیں گے جو کہ مَیں تیار کروں گا۔ اس کے بعد انہوں نے لکھا کہ مجھے اپنی کتاب کا نسخہ ارسال کریں کیونکہ مَیں نے آپ کی کتاب کسی سے لے کر پڑھی ہے۔

حضور نے ان کے خط کو نیک نیتی پر محمول کر کے نہایت محبت آمیز طریقہ سے اس کے جواب میں عربی زبان میں اپنی کتاب تحفہ بغداد تصنیف فرمائی، جس میں آپ نے شیخ بغدادی کے تمام شبہات کا مفصل جواب دیا نیز اپنے دعویٰ ماموریت وغیرہ کا ذکر فرما کر شیخ بغدادی صاحب کو کہا کہ اس سے مقصد یہ ہے کہ آپ اپنے خیالات کی اصلاح کریں اور اگر کسی بات کی حقیقت آپ پر ظاہر نہ ہو تو اس کے متعلق مجھ سے دریافت کریں۔ نیز لکھا کہ فتاویٔ تکفیر سے دھوکہ نہ کھائیں بلکہ میرے پاس آئیں اور بچشم خود حالات دیکھیں تا حقیقت کو پاسکیں۔ اور اگر آپ لمبے سفر کی تکلیف برداشت نہ کرسکیں تو اللہ تعالیٰ سے میرے بارہ میں ایک ہفتہ تک استخارہ کریں۔ استخارہ کا طریق بتا کر فرمایا کہ استخارہ شروع کرنے کے وقت سے مجھے بھی اطلاع دیں تا میں بھی اس وقت دعا کروں۔ اس کتاب میں حضور نے دو قصیدے بھی تحریر فرمائے ہیں۔ جن میں سے دوسرے قصیدہ کا مطلع کچھ یوں ہے:۔

هداك الله هل قتلي يباح
وهل مثلي يدمر أو يجاح

یعنی: (اے شیخ بغدادی) اللہ تمہیں ہدایت دے، کیا میرا قتل تیرے نزدیک امر مباح ہے؟ کیا میرے جیسے انسان کی تباہی اور بیخ کنی کا کوئی جواز ہے؟

شیخ بغدادی نے اپنے اشتہار میں کہا تھا کہ حضرت مسیح موعود نعوذ باللہ جھوٹے ہیں اور آپ کا علاج صرف تلوار ہے۔ اس کا جواب دیتے ہوئے حضور اپنے قصیدہ میں فرماتے ہیں:

اے میری مخالفت میں مجھے تلوار سے قتل کرنے کی دھمکیاں دینے والے، تجھے کیا معلوم کہ مجھ پر تو اپنے پیارے آقا کی محبت کی تلوار کب کی چل چکی ہے۔

حضرت مسیح موعود کے اس ردّ جمیل کے بعد شیخ بغدادی صاحب کی طرف سے کسی قسم کے جواب کا کہیں کوئی ذکر نہیں ملتا، نہ ہی ان کی طرف سے مجوزہ کتاب کے نشر ہونے کا پتہ چلتا ہے۔ اور یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی ایسی کتاب کا جواب لکھنے کی جرأت بھی کرسکتا یا اس کو اس اقدام کی توفیق مل سکتی جو کتاب خاص طور پر خدائی تائید اور اشارات سے لکھی گئی ہو۔

شیخ بغدادی صاحب کے خط کے جواب میں حضرت مسیح موعود کا ایک کتاب لکھنا عظیم حکمتوں سے خالی نہ تھا۔ خدا تعالیٰ اس کے ذریعہ آئندہ زمانوں میں بہت بڑے بڑے نشان دکھانا چاہتا تھا۔

عجیب تصرف الٰہی ہے کہ حضرت مسیح موعود کی عربی کتب روحانی خزائن میں تو طبع ہوگئیں لیکن عربی کاتب میسر نہ ہونے کی وجہ سے ان کی کتابت ایسے کاتب حضرات نے کی جن کو عربی زبان کا علم بہت کم تھا یا

بالکل نہیں تھا اس کی وجہ سے جہاں کتابت عربوں کے طریق پر نہ تھی وہاں کئی ایک کتابت کی غلطیاں بھی رہ گئی تھیں۔ اس پر مستزاد یہ کہ یہ کتب دیگر اردو کتب کے ساتھ مختلف جلدوں میں موجود تھیں جن کا علیحدہ طور پر حصول عربوں کے لئے بہت مشکل امر تھا۔ چنانچہ ان عربی کتب کو علیحدہ طور پر ایڈیشن اول کے ساتھ ملا کر نئے اور خوبصورت طبع میں پرنٹ کرنے کا کام جماعت کے مرکزی عربک ڈیسک میں شروع ہوا۔ اور کتاب تحفہ بغداد 2007ء میں طبع ہوئی جبکہ عراق اور بغداد کی حالت ایسے زخم زخم جسم کی طرح تھی جو مرہم کی بھیک مانگنے کے لئے خون رو رہا ہو۔ جب MTA اور ہماری عربی ویب سائٹ کے ذریعہ حضرت مسیح موعود کی تحریرات اور آپ کے کلام سے اقتباسات ان لوگوں تک پہنچے تو ان کی کایا پلٹ گئی اور عرب اقوام سے فوج در فوج احمدیت میں داخل ہونے کا سلسلہ جاری وساری ہے۔

تحفہ بغداد کا اثر شیخ بغدادی پر تو معلوم نہیں ہوا یا نہیں لیکن خدا کی تقدیر دیکھیں کہ اس کتاب میں بتائے گئے استخارہ کے طریق کو اہل عراق اور دیگر عرب دنیا کے کئی نیک سیرت احباب نے آزمایا اور خدا تعالیٰ نے ان کی راہنمائی فرمائی اور وہ احمدیت کی آغوش میں آگئے اور یہ سلسلہ بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ احباب کے افادہ کے لئے ان میں سے ایک مثال ذیل میں پیش کی جاتی ہے:

۞ ......مکرم صفاء غانم السامرائی۔ از بعقوبہ کردستان عراق کہتے ہیں:

جماعت کے ساتھ تعارف ہونے کے بعد میرے لئے نشان ظاہر ہوا۔ اس کی تفصیل یہ ہے:

''پچھلے سال (2007ء) مئی میں جبکہ رات کے وقت میں مختلف نئے چینلز کی تلاش کر رہا تھا کہ مَیں نے کسی کو یہ عدد کہتے ہوئے سنا: 10888۔ مَیں بہت گھبرا گیا۔ لیکن مَیں نے یہ فریکونسی ریسیور میں feed کی اور search کی تو اچانک میرے سامنے 14 نئے چینلز کی لسٹ آگئی جن میں سے ایک MTA تھا۔ اور اس چینل پر سب سے پہلے جس شخصیت کو دیکھا وہ حضرت خلیفۃ المسیح رابع رحمہ اللہ تھے جو لقاء مع العرب پروگرام میں موجود تھے۔ اس دن سے مَیں MTA کے مختلف پروگرامز دیکھ رہا ہوں۔ مَیں تو ایک لمبے عرصہ سے امام مہدی کو تلاش کر رہا تھا اور اپنے شیعہ دوستوں کے ساتھ اس سلسلہ میں بحث بھی کرتا تھا۔ الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے امام مہدی کو (ٹی وی کے ذریعہ) میرے گھر میں بھیج دیا۔

ایک دن MTA پر ایک پروگرام کلام الإمام میں مَیں نے سیدنا احمد کا یہ کلام سنا جس میں آپ نے فرمایا کہ میرے بارہ میں خدا سے دعا کرو اور استخارہ کرو اور دو رکعت نماز ادا کرو اور خدا سے کہو کہ اے اللہ اگر مرزا غلام احمد امام مہدی ہے اور سچا ہے تو مجھے اس کی صداقت کا کوئی نشان دکھا تو اللہ تعالیٰ ضرور کوئی نشان دکھا دے گا۔

چنانچہ مَیں نے خلوص نیت سے یہ دعا کی۔ اس کے بعد مجھے مکمل انشراح صدر ہو گیا اور ایک ہفتہ بعد ہی میرے لئے وہ نشان بھی ظاہر ہو گیا جو کہ درحقیقت بہت عظیم نشان تھا۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ میری دوسری شادی 2001ء میں ہوئی لیکن ابھی تک ہم اولاد کی نعمت سے محروم تھے۔ اس کی وجہ میری بیوی کو لاحق کچھ ایسی مشکلات تھیں جن کی وجہ سے حمل نہیں ٹھہرتا تھا۔

چنانچہ اس دعا کے ایک ہفتہ بعد مجھے میری بیوی نے بتایا کہ اس کو اس دفعہ ماہواری نہیں ہوئی۔ دو دن بعد جب ہم نے ڈاکٹر سے چیک کروایا تو پتہ چلا کہ وہ حاملہ ہے۔ یہ نشان میرے لئے بہت عظیم الشان تھا۔ چنانچہ مَیں نے فوراً امام مہدی کی بیعت کر لی ہے۔

میری درخواست ہے کہ آپ میری طرف سے حضرت مرزا مسرور احمد کی خدمت میں سلام عرض کریں اور میری بیعت ان کے حضور پیش کر دیں۔ مَیں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرے لئے اس دنیا میں اس سے بڑا کوئی فخر نہیں ہوگا اگر مجھے حضور کا غلام اور خادم بن کر آپ کی جوتیاں صاف کرنے کی سعادت مل جائے۔

میری بیوی حضرت مرزا طاہر احمد سے بہت محبت کرتی ہے کیونکہ ان کی شکل اس کے والد سے ملتی ہے اس لئے جب بھی وہ انہیں ٹی وی پر دیکھتی ہے رو پڑتی ہے۔

ہم نے دوسرے تمام چینلز کو خیرباد کہہ دیا ہے اور اب صرف MTA ہی دیکھتے ہیں۔

(خط جنوری 2008ء)

علاوہ ازیں سلسلہ کی تاریخ میں دو ایسے رفقاء کا ذکر بھی ملتا ہے جن کا تعلق بغداد سے تھا اور انہوں نے حضرت مسیح موعود کی زندگی میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ ان دو اصحاب کے جس قدر حالات ملتے ہیں وہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:۔

حضرت حاجی مہدی صاحب عربی بغدادی

آپ کا تعارف عربی بغدادی کے طور پر ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود کے 31/ جولائی 1897ء کے مکتوب بنام سیٹھ عبدالرحمٰن مدراس میں ذکر ہے کہ آپ نے ایک فضیلت والی بیت کیلئے چندہ کی تحریک کی تھی جس کا تذکرہ براہین احمدیہ میں ہے۔ اس پر حاجی مہدی نے بھی چندہ دیا۔ اس کا ذکر حضرت اقدس نے اپنے 9/اکتوبر 1897ء کے مکتوب میں فرمایا ہے۔ مزید ازاں آپ نے 22/نومبر 1898ء کے خط میں حضرت حاجی مہدی کے پچاس روپیہ بھجوانے کی رسید لکھی ہے۔ آپ مدراس میں وارد ہوئے، اور مدراس کے دیگر مبایعین کے ساتھ ہی حضرت اقدس مسیح موعود کی بیعت کی۔

حضرت اقدس نے آپ کا ذکر 'سراج منیر' میں چندہ دہندگان کے ضمن میں کیا ہے۔

(ضمیمہ انجام آتھم، سراج منیر، ذکر حبیب، مکتوبات احمدیہ جلد پنجم حصہ اول صفحہ 10، 22)

چل بسے بھائی رشید

مضمحل ہو گئے قویٰ اور چل بسے بھائی رشید[1]
جان و دل سے تھے امامِ وقت کے سچے مرید
ان کو ملنے کی سدا رہتی تھی اک طلبِ شدید
ان کے ایماں کی بنا لاریب تھی قولِ سدید
عمر ساری نام اپنے کا رہا ان کو خیال
وہ یقیناً نام کی مانند تھے رجلِ رشید
احمدیت، نعمتِ عظمیٰ، ملی تھی گھر سے ہی
سامنے ان کے رہا، انصار کا عہدِ جدید
خدمتِ دیں کے لئے ملتی رہی توفیق بھی
جنتِ فردوس لی یوں واسطے اپنے خرید
اتقاء کو ہی بنایا تھا حصارِ زندگی
عارضی دنیا سے رکھی واجبی گفت و شنید
میرے مولا نے بنایا تھا انہیں فرخندہ بخت
کیونکہ وہ قادر ہے اس پر یفعل ما یرید
اولاد ان کی کر رہی ہے خدمتِ دیں روز و شب
ان کی روح کو یوں ملے گی ہر گھڑی خوش کُن نوید
جنتِ فردوس میں جائیں گے کچھ جو بے حساب
اے خدا ان میں ہی کرنا میرے بھائی کی چنید

ڈاکٹر محمد صادق جنجوعہ

1. برادرم عبدالرشید خان آف خوشاب

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم قریشی عبدالحلیم سحر صاحب افسر امانت تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے رقیم احمد واقف نو نے 7 سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ 17 ستمبر 2010ء کو آمین کی تقریب منعقد ہوئی۔ محترم سید قاسم احمد شاہ صاحب ناظر امور خارجہ وزراعت نے بچے سے قرآن کریم سنا اور مکرم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب نائب ناظر ترتیب و ریکارڈ نے دعا کروائی۔ بچہ مکرم قریشی عبدالغنی صاحب مرحوم کا پوتا، مکرم ملک غلام حبیب صاحب کا نواسہ، حضرت مولوی محمد عثمان صاحب اور حضرت قطب دین صاحب رفقاء حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو نیک، صالح، خادم دین اور قرآن کریم پر صحیح معنوں میں عمل کرنے والا بنائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب صدر محلہ نصیر آباد رحمٰن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھانجی عزیزہ حافظہ شازیہ اسلم صاحبہ واقفہ نو بنت مکرم چوہدری محمد اسلم سلہری صاحب نصیر آباد سلطان ربوہ کی تقریب آمین مورخہ 2 / اکتوبر 2010ء کو منعقد ہوئی۔ عزیزہ نے قرآن کریم 2 سال 10 ماہ میں حفظ کیا۔ تقریب کے مہمان خصوصی محترم حافظ حفیظ الرحمٰن صاحب نائب ناظر مال خرچ نے عزیزہ سے تلاوت قرآن کریم سنی۔ بعدازاں دعا ہوئی۔ ہمارے خاندان میں اس سے قبل حفظ قرآن کی سعادت عزیزہ کے پڑنانا مکرم حافظ غلام محی الدین صاحب مرحوم کھاریاں کو ملی تھی۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو ہمیشہ قرآن کریم کو یاد رکھنے، اس کی بابرکت تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے نیز قرآنی انوار سے اس کا سینہ ہمیشہ روشن رکھے اور مفید وجود بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم رانا عبدالکریم صاحب سابق صدر حلقہ وحدت کالونی لاہور شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ شاہدہ اشفاق صاحبہ حلقہ سبزہ زار لاہور بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

محترمہ طاہرہ عزیز صاحبہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی ٹانگ پر فریکچر ہوا تھا۔ ابھی تک زخم مکمل ٹھیک نہیں ہوا۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ظفر اقبال بھٹی صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی کمر میں شدید درد رہتی ہے وزن بھی کم ہو رہا ہے کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ناصر احمد صاحب دارالعلوم شرقی نور ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھابجہ مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم منور احمد صاحب جرمنی اعصابی تکلیف کی وجہ سے شدید علیل ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم احمد بخش صاحب رند بلوچ دارالعلوم جنوبی احد مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

مکرم محمد احمد صاحب ابن مکرم محمد صدیق صاحب مرحوم سابق ڈرائیور خدام الاحمدیہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھانجی مکرمہ رمیضہ نصیر صاحبہ بنت مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ فرانس کافی عرصہ سے بائیں بازو میں شدید درد کی وجہ سے بہت تکلیف میں ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی دردمندانہ درخواست ہے۔

ولادت

مکرم جمیل احمد تبسم صاحب مربی سلسلہ وکالت تبشیر تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مجھے مورخہ 29 ستمبر 2010ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل فرماتے ہوئے بچی کا نام عروسہ جمیل عطا فرمایا ہے۔ بچی مکرم چوہدری عبدالعظیم مہار صاحب آف محمود آباد فارم سندھ حال دارالرحمت شرقی راجیکی ربوہ کی پوتی اور مکرم چوہدری غلام مصطفیٰ اعوان صاحب آف ڈھپئی ضلع سیالکوٹ کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر والی، دین کی خادمہ اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

سیدنا بلالؓ فنڈ اور آپ کا فرض

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

شہداء کے لئے فنڈ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت رابعہ سے قائم ہے اس فنڈ سے شہداء کی فیملیوں کا خیال رکھا جاتا ہے اور جماعت کا فرض ہے کہ ان کا خیال رکھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ ہم ان کا خیال رکھتے رہیں گے۔ تو بہرحال سیدنا بلالؓ فنڈ قائم ہے۔ جو لوگ شہداء کی فیملیوں کے لئے کچھ دینا چاہتے ہوں اس میں دے سکتے ہیں۔

(روزنامہ الفضل 20 جولائی 2010ء)

(مرسلہ: سیدنا بلالؓ فنڈ کمیٹی ربوہ)

ولادت

مکرم احمد فراز صاحب مربی سلسلہ وکالت تبشیر تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 29 ستمبر 2010ء کو مجھے پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام مرتاض احمد عطا فرماتے ہوئے بچے کو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل فرمایا ہے۔ نومولود حضرت حافظ روشن علی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے خاندان میں سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر دے نیز خادم دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم بشیر احمد صاحب سابقہ ملازم ٹک شاپ جامعہ احمدیہ سینئر ربوہ حال دارالعلوم غربی خلیل ربوہ کی بیٹی عزیزہ ارم بشیر چار پانچ سال قبل بھی شدید بیمار ہو گئی تھی۔ اب دوبارہ وہی پیچیدہ بیماری عود کر آئی ہے۔ جس کی وجہ سے پریشانی ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم واحد بخش صاحب رند بلوچ خادم بیت راجیکی دارالرحمت شرقی ربوہ کے بائیں بازو کی ہڈی میں فریکچر ہو گیا ہے۔ احباب سے کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

☆......☆......☆

حضرت منشی صادق حسین
صاحب مختار۔ اٹاوہ
رفیق حضرت مسیح موعود
یکے از 313

بیعت: 11 / اپریل 1889ء

وفات: 6 / اکتوبر 1949ء

حضرت منشی صادق حسین کے والد صاحب کا نام حکیم وارث علی تھا۔ آپ ایک کامیاب وکیل اور پختہ قلم کار تھے۔ آپ ایک رسالہ ماہنامہ "صبح صادق" نکالا کرتے تھے۔ جس میں آپ کی نگرانی میں ہونے والے ماہانہ مشاعرہ کی روداد چھپتی تھی۔ اس مشاعرہ میں داغ دہلوی اور امیر مینائی بھی اپنا کلام پیش کرتے تھے۔ رجسٹر بیعت میں آپ کی بیعت 80 نمبر پر ہے۔

آپ کی پوری زندگی قلمی جہاد میں گزری۔ آپ کی تصنیفات میں مندرجہ ذیل کتب شامل ہیں۔ صادق کلمات، ثنائی ہفوات، ازالۃ الشکوک (رد آریہ سماج) الحق دہلی، تصدیق کلام ربانی (رد آریہ) مثنوی پیام صادق، تحفۃ الشیعی نمبر 1 نمبر 2 نمبر 3، سیف اللہ القہار علی روس الاشرار، صمصام الحق (رد شیعہ تحریک) اٹاوہ میں شیعہ سنی تحریری مباحثہ، بند صادق (منظوم) کشف الاسرار (قبر مسیح)

حضرت اقدس نے تحفہ قیصریہ اور کتاب البریہ میں آپ کا نام ڈائمنڈ جوبلی کے جلسہ اور پُرامن جماعت میں ذکر کیا ہے۔

حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب نے حضرت اقدس کے معاصر علماء میں آپ کا تذکرہ کیا ہے جنہوں نے حضرت اقدس کی بیعت کی۔

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم صفوان احمد ملک صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے لاہور کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

منور جیولرز
اقصیٰ روڈ نزد الائیڈ بینک ربوہ
047-6211883
0321-7709883
پروپرائٹر: میاں منور احمد قمر

نئے ذوق اور جدت کے ساتھ
گوندل بینکویٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ایئرکنڈیشننگ
(بکنگ جاری ہے)
047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258

خبریں

پنجاب، ماتحت عدلیہ کے تمام ججوں نے استعفے دے دیئے

پنجاب کی ماتحت عدلیہ کے 1300 سول جج چیف جسٹس لاہور ہائیکورٹ کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتے ہوئے ان کی عدالت کے باہر وکلاء کی توڑ پھوڑ کے خلاف اپنے عہدوں سے مستعفی ہوگئے جس کے باعث عدالتی بحران کا خدشہ پیدا ہوگیا ہے۔ لاہور کی ماتحت عدالتوں کے تقریباً 180 ایڈیشنل سیشن ججوں، سول ججوں اور مجسٹریٹس نے اپنے استعفے ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کے توسط سے لاہور ہائیکورٹ کو بھجوا دیئے۔ سیشن کورٹ اور ایوان عدل میں منعقد ہونے والے اجلاسات میں ججز کی متفقہ قرارداد کے مطابق ماتحت عدالتوں میں ججوں کے ساتھ اس وقت وکلاء کا رویہ انتہائی نامناسب ہے۔ لہٰذا ان حالات میں وہ اپنے فرائض منصبی ادا نہیں کرسکتے۔

ملک بھر میں وکلاء کا یوم سیاہ، پولیس پر تشدد

سیشن جج لاہور زوار شیخ کی تبدیلی کیلئے اور وکلاء کو تشدد کا نشانہ بنانے پر لاہور سمیت ملک بھر میں وکلاء نے یوم سیاہ منایا اور مظاہرے و ریلیاں نکالیں۔ ملتان میں ریلی کو روکنے پر وکلاء نے پولیس اہلکاروں سے ڈنڈے چھین کر انہیں تشدد کا نشانہ بنایا اور ان کی حفاظتی ٹوپیاں، شیلڈز اور جیکٹیں نذر آتش کر دیں۔ مشتعل وکلاء نے آئی جی پنجاب اور ہوم سیکرٹری پنجاب کے پتلے بھی جلائے۔ اس موقع پر حکومت، چیف جسٹس ہائیکورٹ اور سیشن جج زوار شیخ کے خلاف شدید نعرے بازی کی گئی۔

بجلی کے نرخ 90 فیصد بڑھانے کے باوجود خسارہ پر قابو نہیں پایا جاسکا عالمی بینک

نے کہا ہے کہ پاکستان میں بجلی کے نرخ 90 فیصد تک بڑھائے جاچکے ہیں مگر اس کے باوجود خسارہ برقرار ہے جس کی وجہ بجلی کی تقسیم اور ترسیل کا خراب سرکاری نظام ہے۔ عالمی بینک کے نمائندے رگو شرما نے کہا کہ ڈیزل سستا ہونے کی وجہ سے بجلی کی پیداواری لاگت کم ہوئی ہے لیکن اس کے باوجود خسارہ برقرار ہے۔ انہوں نے کہا کہ بجلی کی تقسیم اور ترسیل کے اس سرکاری نظام کو بہتر بنائے بغیر خسارے پر قابو نہیں پایا جاسکتا۔

☆......☆......☆

سانحہ ارتحال

مکرم منیر احمد خورشید صاحب کینیڈا تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم الحاج مسعود احمد خورشید صاحب سنوری آف کراچی حال اٹلانٹا امریکہ ولد حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری رفیق حضرت مسیح موعود مورخہ 23 ستمبر 2010ء کو 87 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی اٹلانٹا میں اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ آپ نیک صالح تہجد گزار اور دعا گو بزرگ تھے۔ خلافت اور احمدیت کے سچے فدائی اور جماعت احمدیہ کراچی کے مختلف مرکزی عہدوں پر لمبے عرصہ تک خدمت سرانجام دیتے رہے۔ آپ کو میامی (فلوریڈا) اٹلانٹا میں بھی سیکرٹری مال اور انصاراللہ کے عہدوں پر کام کی توفیق ملی۔ مورخہ 25 ستمبر کو بعد نماز ظہر محترم نسیم مہدی صاحب مشنری انچارج امریکہ نے بیت الرحمٰن میری لینڈ امریکہ میں آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں کثیر تعداد میں افراد جماعت عزیز واقارب اور دوستوں نے شرکت کی نماز جنازہ کے بعد جنازہ احمدیہ قبرستان Sykes Ville میری لینڈ لے جایا گیا۔ اور قطعہ موصیاں میں تدفین کے بعد محترم نسیم مہدی صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ وصیت نمبر 9022 تھا۔ مرحوم نے پسماندگان میں چار بیٹے مکرم حمید انور صاحب آف لندن یو۔ کے، خاکسار مکرم کریم احمد صاحب آف پورٹ لینڈ امریکہ، مکرم مجید احمد سنوری صاحب ورجینیا امریکہ، اور چار بیٹیاں محترمہ صادقہ کرامت صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری حمید کرامت صاحب آف لندن یو۔ کے، محترمہ مبارکہ وسیم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد وسیم صاحب اٹلانٹا جارجیہ، محترمہ حامدہ فاروقی صاحبہ اہلیہ مکرم شجر احمد فاروقی صاحب آف لندن، محترمہ نصیرہ قمر صاحبہ اہلیہ مکرم قمر احمد صاحب آف کراچی اسی طرح 44 پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں اور پڑپوتیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے مرحوم کی بلندی درجات، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 6/ اکتوبر

طلوع فجر	4:38
طلوع آفتاب	6:03
زوال آفتاب	11:57
غروب آفتاب	5:50

شادابی
خون صاف کرتی اور خون پیدا کرتی ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد/ طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

عتیق کنسٹرکشن کمپنی لاہور
گھر، مکان، کوٹھیاں، پلازہ وغیرہ بنوانے کیلئے ہماری کمپنی سے رابطہ کریں
محمد عتیق چوہدری: 0301-4438835
محمد رفیق: 0301-5182290

لاہور کے تمام علاقوں ڈیفنس ویلنشیا اور جوہر ٹاؤن وغیرہ میں کوٹھیوں اور پلاٹس کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
عمر اسٹیٹ
فون: 0425301549-50-042-8490083
موبائل: 042-5418406-7448406-0300-9488447
ای میل: umerestate@hotmail.com
452.G4 مین بولیوارڈ، جوہر ٹاؤن II لاہور
طالب دعا: چوہدری اکبر علی

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔ وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل: 0332-7063013

FD-10

ہر علاج ناکام ہو تو بھی انشاء اللہ
پرانے، پیچیدہ، ضدی، پراسرار امراض کا علاج ممکن ہے
بانی ہولزموپیتھی ہومیو ڈاکٹر پروفیسر سجاد
0334-6372030

مکان برائے فروخت
مکان نمبر 8/27 محلّہ دارالعلوم شرقی نور برقبہ سات مرلہ برائے فروخت ہے۔: 0334-6369212

ضرورت لیڈی ٹیچرز
M.Sc، B.Sc اور M.A English لیڈی ٹیچرز کی فوری ضرورت ہے۔ فوری رابطہ کریں۔
فیوچر ریس اکیڈمی
0332-7057097
0476-213194

مارکیٹ مع مکان برائے فروخت
نصیر آباد حلقہ غالب ساہیوال روڈ اور بر.جی روڈ ربوہ کے کارنر پر 21 دکانیں اور مکان (رقبہ ایک کنال) برائے فروخت ہیں۔
کاروبار کا بہترین موقع
رابطہ: 0333-9792147 - 0336-7526938

الفضل روم کولر
جستی کولر، گیزر، گیس اوون، واٹر کولر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
ہر کمپنی کا AC خریدیں اور ہمارے منظور شدہ ڈیلر سے فٹ کروائیں۔ گیس اوون، AC سروس اور مرمت کا کام کیا جاتا ہے۔ AC کے لئے سٹیبلائزرز بھی دستیاب ہیں۔ ہر قسم کا واٹر پمپ اور بورنگ کا کام بھی کیا جاتا ہے۔
نوٹ: کولر، گیزر، گیس اوون۔ ہر قسم کا AC پرانا نئے کے ساتھ تبدیل کروائیں۔ نیز ہر قسم کی موٹر وائنڈ کروائیں۔
فیکٹری: 1-B-16-265 کالج روڈ نزد اکبر چوک
ٹاؤن شپ لاہور موبائل: 0300-4026760
فون نمبر: 042-5114822,5118096

Dank Communication
House of Communication
Sales & Service
Latest Security Cameras, Telephone exchange (Pabx), Fax machines, speaker system etc.
We are at your service since 1999
Our aim is customer satisfaction

آپ دیکھ سکتے ہیں دنیا میں کہیں پر بھی کسی بھی وقت اپنے گھر، دفتر، ہسپتال، ہوٹل اور فیکٹری کے مختلف حصوں کو ایک باکفایت جدید سیکیورٹی کے ذریعے یعنی حفاظتی نقطہ نظر سے مکمل سکون، ادارے کی کارکردگی میں خاطر خواہ اضافہ اور آپ کے کلائنٹ پر ایک بہترین تاثر
مشورہ اور تخمینہ حاصل کرنے کی بلامعاوضہ خدمات کے لئے فون کریں۔
Office 1: 25-c, lower Mall, Lahore. Ph:042-7229552 Cell: 0321-7350193
Office 2: 75 West blue area Islamabad Ph:051-287776 Cell: 0333-3887638
Office 3: King court Abdullah Haroon Road, Saddar Karachi Ph: 021-2768701 Cell: 0321-2778417